No. 5.

Tibb-i-aspān,
(a treatise on treatment of diseases
of horses)
Manuscript, in Hindustani

~~[illegible]~~

Transcribed in the beg. of the XIX c.

[illegible]

Hyderabad Deccan
28. I. 1930.
W. 1.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس حق لکھوں پہلی بجا ہی   کہ وہ خالق ہر یک مخلوق کا ہی
شرف آدم کو سب خلقت میں بخشا   نبی کو اشرف آدم بنایا
عطا تس پر کئی براق و رفرف   کیا معراج سی اپنی مشرف
ہمیں پیدا کیے امت میں اونکی   محبت آل اور اصحاب کے دی
مگر اتنا ہی رحم و تفضل   کبھی راکب براق و دلدل
ہمیشہ بغل در آتش ہوں دل تنگ   فراخی رزق کی ہووی بصد رنگ

بیان معنی [illegible] گندہ بغل

بغل میں جسکی ہو ویگا خلل ہے   مغل کہتا اوسی گندہ بغل ہے

قصہ اولی

اوسی لیتا ہیں وہ دیکی یکماش — ولیکن وہ مغل جو ہی قزلباش

سوا اوسکی مساوی جانتی ہیں — نہ خوب اوسکو نہ بد ہی مانتی ہیں

بیچ ذکر بهونری گوم کے

تلی جو پیٹ کی بهونری ہو چهوٹی — تو اوسکو مرہٹی کہتی ہیں کہوٹی

کہڑی یکدم ہیں نہیں اوس سا آ رہتی — زبانمیں اپنی گوم اوسکو ہیں کہتی

سوا اوس قوم کی اورونکی نزدیک — کہ اوس بهونری کے بدمیں نہیں ٹہیک

بیانمیں بهونری گنگا بات کی

اور آوی تنگ کی باہر نظر جب — تو گنگا بات اوسی کہتی وہ ہیں سب

نہیں رکہتی ہیں اصلا نام اوسکو — بہت لیتی ہیں دیکر دام اوسکو

بیچ ذکر بهونری کہونتہ مار کے

تلی برہات کی بهونری اگر ہے — تو وہ دونو بہ ہی یا ایک بر ہے

ذرا سن ہوش سی اے مرد کامل — اوسی پہچاننا ہی سخت مشکل
جو رخ پنجی کو اوس ہنور نکا ہی یار — تو گھونٹا کار نام اوسکا ہی زنہار
نہ ڈر اوس سی وہ ہنور خوب ہیگی — کہوں اوسکو جواب معیوب ہیگی

در ہنور ہونتہ او بہار ڈ

جو منہ اوپر کوہی تو ہی بری قسم — سمجہ کہونا او کہار اوسکا ہی پیہ اسم
جو سستا ہی ملی تو لی نہ زنہار — برا ہی وہ نہو اوسکا خریدار

بیچ بیان ہنوری پیچ با کہ

نلی پر ڈنڈ کی جو ہو بدستور — تو اوس کہوڑیکو مطلق تو نکر دور
وگہوڑا پا کہ اونچا پا کہ ہو پست — بلا شک جان اوسی وہ ہی زبردست
کہوں نام اوسکا وہ ہنوری ہی پیچ پل — جہان تک جی ہین آدی اوسپہ تو چل
جو جڑتی کانو نکی ہین ہنور بانی دو — دیا ہوں نسبت سر برای نکو خو

تمام

تو نام اونکا ہی ابلق ہنگ وہیں جان   وگر ہی ایک تو بد اوسکو پہچان

بیان بہونریاں سیاہ کے

اگر بہونری ہو چڑہتیں یال کے ایک   تو بس سایں ہی وہ ہرگز نہیں نیک

جو ہی دونو طرف تو اوس سے مباگ   کہ ہی وہ ہمیں کہتے ہیں اوسی ناگ

جو ہوں طاق یکطرف اور یکطرف جفت   تو اوس گھوڑیکو تو ہرگز نہ لے مفت

غرض یہ جسکی ہوویں بہونریاں طاق   تو اوس گھوڑیکو مت لے ہو کے مشتاق

دگر وہ جفت ہیں تو اوسکو تو لے   فروشندہ جو کچھ چاہی وہی دے

بیچ بیان بہونری جتیر بہنک کے

اب اوس بہونریکا ہی تجہسے کہنی ڈہنگ   مصر جسکو کہتے ہیں جتیر بہنک

تجہے آگہ کروں اوس سی ہماری   اوسی بد جانتی ہیں لوک ساری

خصوصاً اجہبو تونکی ہی یہ جڑ   کہ دیکہ اوسکو لگی ہی اونکو یہ ڈر

کہ یہ بدیمن ہی اوسکو نہ لینا   اسی لیتے ہیں ہی رہنے نہ دینا

اوسی پہچاننا تو ہی یہہ دشوار		تلی جو رنگ آدمی سو ہے یار

بیان ہی ہونزی ڈنک اوجاڑ کا

برا کہتے ہیں اوسکو لوک ڈرکر		وہ جو ہوتی ہی ہونزی ساغری پر

اوسی بد جانتی ہیں خاص او عام		وہ ہونزی ڈنک او جاڑا سی ہی بدنام

بیچ بیان عیب ہونزی کی موافق حدیث شریف کی ہیں سو اسیم اناثی ایک رکھا ہی

شریعت کی بموجب سی ہی دو بد		مفصل اونکو کہہ دیتا ہوں بے کد

سو بد میں ایک ہے اور عیب ہے ایک		رکھو یاد اونکو سب سنکر بد و نیک

جو ہی ارجل تو ہی بد میں لد ریب		وکر ہی بد رکاب ہے تو ہی وہ عیب

بموجب شرع کی عیب اتنی ہیں اور		نہیں کوئی کیا ہی خوب ہے غور

حدیث ایکی تو حق میں ہی یک آئی		نہیں اور ونکی حق میں کوئی بتائی

شریعت پر ہی اپنا ہی عمل ہے		نہیں جسکا عمل اوسکو خلل ہے

فصل دوسری

فصل دوسری بیچ بیان ہڈ اور موترہ کے

سرا پا فصل دویم میں ہویدا　　بیان ہڈی کا ہی اور موتری کا
جو سمجھا تو میری کہنے کو کچھ مامل　　کہوں میں موتری کا تجھسے احوال

بیچ ذکر موتروں کی

بچھاڑی پاؤں کی گھٹنوں کی اندر　　رگیں ہوتی ہیں باریک اب مقرر
اگر وہ پھول جاویں تو ہی وہ روگ　　اونہیں کو موترہ کہتے ہیں سب لوگ
جو کم ہو تو نہیں ہی عیب چنداں　　ولیکن گر بڑی ہوں تو ہی نقصان

بیچ بیان ہڈوں کی

اونہی کے متصل تو خوب کر غور　　جو نکلیں جوڑ میں سی استخوان اور
تو اوسکو جان وہ ہڈی ہی بیشک　　نہ سن مطلق فروشندہ کی بک بک
ولیکن ہی جو نوک اوسمیں تو ہی للک　　اوسی تو لیکی ہو کا زیست سی تنک

جو ہی ہموار تو جان اوسکو چپٹا ‌ ‌ ‌ ‌ بذوق اوسکو جہان جاہی سو چپٹا
یونہیں کہتے ہیں اوہیں جو کی عاقل ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہی پہچان نا ہڈیکا مشکل
جو سمجھو بوجھو تو اپنی نزدیک ‌ ‌ ‌ ‌ نہیں کچھ اسمیں شک یہ بات ہے ٹھیک

پہچانت میں زانو کی

جو ہو تو ٹانگی ہو کتنو نہیں بدستور ‌ ‌ ‌ ‌ تو اوس گھوڑی سی ہی تو بہاک جا دور
سبب ہے یہ کہ اوسکو زانوان ہے ‌ ‌ ‌ ‌ اوسی ہرگز نہ لی تو وہ برا ہے

پہچانت میں بیر ہڈی کا

نلی میں سی جو ہڈی اوبھری فی المحال ‌ ‌ ‌ ‌ جو بیر ہڈی اوسی کہتے ہیں دلدل
اوسی اسواسطی کہتے ہیں بے عیب ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہوتی ہی وہ اچھی جلد للاریب
ولی انگریز کہتے ہیں اوسی بد ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہی نزدیک اونکی عیب بیحد

بیچ بیان بال اول کے

اگر موٹی ہو بہون ہا تو نکی سم کے تو گہورا اور رکہہ ایک اوسکا لگی

نہیں گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا جگر ادل ہی بہت کر اوسی خطرا

بیان پیٹی نشتک کے

وگر پاؤ تکی ہونیکا ہی یہہ حال تو وہ گہوڑا کسیکو مفت دی ڈال

وہ نشتک ہی اوسی مت جان تو کم جو جگ کہیکا نہا سو کہہ جگی ہم

احتیاط نیزہ کا نیکل کہ نشتک سے اونچی ہوتا ہی

اگر نشتک سی اوپر کچہہ ہی اونچا تو کہول انگہو نکو کیون ہی تونی موچا

نہیں نشتک اوسی کہتے ہین کا نہ تو اوسکا مطلقاً کچہہ غم نکہا نا

زمین سی نشتک ہی وہ ہوتا ہی اوپر تو وہ لنگڑا نہیں ہوگا مقرر

جیئے کا جب تلک یونہیں رہیگا جو دانہ ہی اوسی کا نہ کہیگا

بیان ... کے

جو ہاتہہ اور پاؤن کی مٹھونکی اوپر   کہ اونچا سا ہوا اندر اور باہر

اور انڈونسے زیادہ ہووی یا کم   تو اوسکا دلمین مطلق تونکہا غم

وہ ظاہر دیکھنے مین عیب سا ہی   پہ باطن مین یہی صورت بھلی ہی

مسلمان اور ہندو اوسکو ملکر   کہا کرتی ہین بیضی ای برادر

بیان [illegible] کا

اگر گھوڑا کسیکا ہو تہنی کا   تو کہتے ہین کہ سر کاتی دہنی کا

کہی تو جسطرح مجہسی عیان سے   بتاؤن مین ہتہنی ہوتی جہان ہے

ادہر کو مائیزہ کی اور ادہر کو   زرا تو غور سی دیکہہ ای نکوخو

برابر تخم خرما کی وہ یا کم   جو ہی تو ھی تہنے ای یار ہمدم

ہیچ [illegible]

نہایت ہی تہنے چہوتی اگر ہو   تو کہتے ہین منی سب لوگ اوسکو

:

ہنی

ہنہن کرتی ہی کچہ خطرا منی سے　　منی کو جانتی ہی کم تہنے سی

فصل سیوم کہ جس گہوڑی کی صورت بری ہوتی ہے

سراسر فصل سیوم ہی مکرر　　بیان اوس عیب کا ہی اے میری یار

کہ گہوڑا جیسے بد صورت نظر آئی　　بشرطی دیکہہ اوسکو صاحب رای

بیچ بیان شتر دندان کے

بڑی ہوں دانت جسکی جد سی باہر آ　　شتر دندان اوسی کہتے ہیں سارے

بیان میں قبیح پیشانی کے

اور اونچا ہووی ماتہا جسکا یارو　　مغل کہتے قبیح پیشانی اوسکو

ولی کہتے ہیں سب اہل بصارت　　کہ یہہ گہوڑا کریگا کچہہ شرارت

کیفیت میں پریشان گوش کے

پریشان گوش ہی وہ ای سخندان　　کشادہ اور ڈہلی جسکو ہوی کان

اوسی کہتے ہیں سب اہل ولایت — کہ ہی مضبوط یہہ گہوڑا نہایت

پسند اوسکی سوا کرتی نہیں اور — میری بہی چڑہی میں کرتا ہوں تغیر

بیان میں تختہ گردنی کی

وہ جو گہوڑا نہیں کرتا ہی کونڈا — اوسی کوئی نہیں کہتا ہی اچہا

کہیں ہیں تختہ گردن اوسکو لب — ولی مطلق نہیں معلو نہیں کچہ عیب

حقیقت میں کا ونشانہ کی

بہت اونچی ہوں نشانہ جسکی حد سے — نظر وہ دیکہنے میں آوین بدسی

جو پوچہی کوئی کیا ہی یہ نشانہ — تو کہہ تو ہی یہہ گہوڑا کا ونشانہ

بیان میں زین پشت کا

بہت سا جسکی ہووی پیٹ میں خم — تو جان اوسکو یہہ بلا کسر ہی کم

مغل سب زین پشت اوسکو ہیں کہتے — تعجب سی ہیں ساری دیکہہ رہتی

:

دلی

اوسی کہتے ہین ہندوی ببہ اچھی | اور اوس گھوڑیکو وہ کہتے ہین کچی

بیانمین آہو شکم کے

لکا ہو پیٹ جسکا پٹہین یار | فلاح اوسی ہنو گی تمکو زنہار

وہ خواہ ہووی بڑا اور خواہ چہوٹا | نہین ہوکا کبہی وہ گہوڑا موٹا

سمجہ رکہہ اوسکو تو آہو شکم ہی | یقین ہی جان رکہہ ہوتا وہ کم ہی

بیانمین سم چپاتی کے

چپاتی سم اوسی کہتے ہین ساری | کہ جسکی پتلی سم ہوتی ہین پیارے

ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پر یار | بہت چلنی سے وہ ہویگا ناچار

بیانمین نخرسمہ کے

سمون مین ہو جسے گہوڑیکی خم ہو | تو بہی ہو وہ زیادہ یا کہ کم ہو

بہت کہاویگا وہ ٹہوکر تو کر دہیان | اور اوس گہوڑیکو اپنی خرسمہ جان

بیانمین مرغ پا کی

مینہ مرغ پا کہتی ہیں اوسکو کہ جسکی ہووین سید ہی پاؤن دونو
بہت سیدہی ہون اور خم اونہیں ہو کم تو بس تو مرغ پا کہہ اوسکو بی غم

بیان میں تبرگون کے

کہی تو اوسکو ہی تجکو بتاون کہا کرتی ہیں سب جسکو تبرگون
وہ گہوڑا جسکا بچہا ہو بگر نے تبرگون ہی مقرر نام اوسکا
نلی سوداگر اوس گہوڑیکو زنہار کہ وہ ہرگز نہیں ہوتا ہی تیار

بیانہیں کجبل کے

لگی کہنے اگر پاون کی پا ہم تو پہر ہی وہ کجبل بر تو نکیا غم
وہ خواہ لاغر ہو اور ہو خواہ بدمست ولیکن ہی وہ چلنے مین زبردست
سپاہی کے تو ہی وہ کام کا یار ولی سوداگر اوسکو لی نہ زنہار

بیان کیفیت کشادہ اوری

کشادہ ہو اوسی کہتی ہیں ویلل کہ ناون کہو لکر طلبتا ہی جو حاپل

تو اہل ہند اوسی کہتے ہیں عیب مغل اچہا اوسی کہتے ہیں للدر

فصل چہارم حقیقت میں عیب و صواب ہیچ رنگت گہوڑیکی ہے

صواب و عیب جو رنگت میں ہی کرون فصل چہارم میں وہ اظہار

معلوم کرنا ستارہ پیشانیکا

ستارا کوک کہتی ہیں اوسی سب کہ جو جاوی انگوٹہی کی تلی دب

نلی مطلق اوسی میرا کہا مان نہایت نحس ہی بد ہین اوسی جان

جواب اوسکا جو ناوینہی بتاوین تو عاقل دہیان میں اوسکو للاوین

پہچاننا تمبل کا

جو ہی اوسی بڑا تو ہی وہ تمبل اوسی لیبلی بنی کہ اوسنہی ہلچل

ذکر ناہرو کا

وگر آنکھوں تلک جوڑا ہی فتقا — تو ہی وہ ماہرو وہ بس ہی اچھا

بظاہر دیکھتے ہیں وہ برا ہی — ولی باطن ہیں وہ ہشناک بیبلاے

بیان عقرب کا

اگر بغل میں ہیں کچھ بال ہم رنگ — تو لینی کا نکر تو اوسکو آہنگ

خبردار اوس سی ہی وہ عیب شدّت — مبصر سب اوسی کہتے ہیں عقرب

بیان میں عاق کی

سفید یک انکھ جس گھوڑے کی ہووے — تو لازم ہی کہ مالک اوسکا روے

یہ سب کہتے ہیں گھوڑا ہی بد طاقی — رکھیکا گھر میں اوسکی کچھ نہ باقی

فروشندی کو صد کی پانچ قیمت دیں — بہت بدیمن ہی اصلا نہ تو لی

بیان میں جعفر کے

یہی دو نو دو آدم چشم اگر ہے — تو مطلق اوس سی مت ڈر وہ جعفری

جن

جغر ہر چند باطن میں بھلا ہی یہ ظاہر دیکھنے میں وہ برا ہی

کیفیت کلدست کی

اگر ہووی سفید یک ہاتہہ پاؤں تو ہی کلدست اوسکو جانی انسان
گران ہی ہاتہہ آوی تکا تو نہیں قہر ولی بر عکس ہی اوسکو تو ہی زہر

بیان میں حب و دست کی

سرک جاوی پس سی تو اوسکی کر حسب حذر کر اوس سی وہ گہوڑا ہی حب دست

بیان میں بدم کی کہ جسکو ماندار کہتے ہیں

ولیکن اوس سفیدی میں ہو کر خال تو جان اوسکو بدم کہتے ہیں دلال
وہی ہی سب قوم کے نزدیک بہتر سنا ہی میں نی لوگوں سے مقرر
ولیکن جو مغل ہیں اہل ایران یہی کہتے ہیں اوسکو دیکہہ کر آن
بروکین اسپ تنبل نابکار ست نمیگیرم کہ با با خال دار ست

بیان ہین ارجل کے

کسیکا پاون گر ہووی سفید ایک — تو اوسکو ہی نجان ای یار تو نیک
نہین ہی دا ہنی اور بائین کے کچہ قید — برا ہی وہ نر کیہ کچہ اوس سی امید
اوسی پہچانتی ہین لوک ساری — بہت بد جانتی ہین لوک ساری
سبب سے یہہ وہ ارجل ہیکا کمبخت — نلی اوسکو کہ ہیکا عیب وہ سخت
کہی گر کوی اگر تجکو انجان — جواب اوسکا ہی ماتہی ہین تو مت جان
پیمبرنی کہا اوسکو برا ہے — اب اوسکے عیب مین تکرار کیا ہے

پہچانتے ہین انکے سور اور سنجاب کے

اگر ہی سور گہوڑا یا کہ سنجاب — تو ساری اہل ہند اور اہل پنجاب
برا اوسکو نہین کچہ جانتی ہین — ولیکن اہل ایران مانتی ہین
وہ کہتے ہین یہہ اس خاطر برا ہی — یزید اوس رنگ پر اکثر چڑا ہی

:

ساا

بیچ بیان رنگ گہوڑوں کے

جو آوے رنگ کے گہوڑیکی تکرار
تو کہہ سب سی کمیت اچہا ہی اے یار

اگر ہی خنگ تو کیا تجکو غم ہی
سمند اچہا ہی گہوڑا اوس سی کم ہے

ہی اوسکی بعد مشکی اور قلہ
او تر کر اون سے ہی کرڑا اور سبزہ

سو رنگ اون سب سی کچہہ ڈہلکر ہوے ہی
بموہ اوس سی اودہر شرغہ گری ہے

کم ان سب سی ہی چکلیان اور حال
نہین ہی بعد اونکی اور کچہہ مال

فصل پنجم بیچ عیب شرعیکی کہ مشہور اصطلاح دلالوں کا ہے

سنو اب فصل پنجم کا بیان ہے
بتاون جسطرح پہ مجہے عیان ہے

غرض یک پانچ جو مشہور ہی عیب
بیان اس فصل میں اونکا ہی لا ریب

بیان کہنہ لنگ کا

وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گہوڑا
کہ جو کرتا ہی اوّل لنگ تہوڑا

چلی جب تک کہ وہ گھوڑا نہ منزل   تو یہی بہتی نہ سخت اوسکا مشکل

بیچ ذکر کمری کے

خدا نا کردہ جو کمری ہے گھوڑا   تو ہانک اوچی پر اوسکو رکی کوڑا

جیرٹی جو صاف تو کمری نہیں ہے   جو ہی برعکس اوسکی تو یقین ہے

وبا پاند اوسکو لیکر تہان پر بار   رہ اوسکی پاس ہتیا شبکو بیدار

او ہی وہ بیت اگر تو صاف لے لے   وگر برعکس ہے تو پھیر ہے دی

پہچانت میں کم خور کے

یقین جان اوسکو جو گھوڑا ہی کم خور   تو بس وہ سارے گھوڑوں میں ہے کم زور

بہت سا کہا نیکا تو ہو کا ہوتا   وہ خواہ ہی ہو بڑا یا ہو وی چہوٹا

کوی سوداگر اوسکو لی کہیں جای   ولی کم خور سے ہرگز نہ پہل پای

نہیں کم خور کی کچھ اور پہچان   وہ کم کہاتا ہی پہچان اوسکی ہی جان

مگر گرتا ہی جہوٹی جہوٹی جو لید   اوسی کہتے ہیں یوں ہی جنکو فہمید

وہ گہوڑا ہی مقرر ہو کا کم خور   یقیں ہی یہ سبب سی ہو کا کمزور

بیان دندان گیر کا

اگر کوئی ہے دندان گیر گہوڑا   تو وہ گہوڑو نمیں ہے ہی بہر گہوڑا

کروں پہچان کیا میں اوسکی مرقوم   وہ خواہ ہو جایکا یکدم میں معلوم

نہیں چہوٹیگی خو اوسکی یقیں ہے   بجز مرگ اوس سی چہٹکارا نہیں ہے

بدی سب آخرش ہوتی سے جاتی   مگر یہ کاٹنا جوہر ہے ذاتی

زیادہ بلکہ ہو جاتا ہے ای یار   مکرر میں نے کر دیکہا ہے کی بار

پہچاننا شب کور کا

بتوجہ اب مجہے تو شبکور کیا ہی   یہی پہچاننا شب کور کا ہے

کہ کمل شبکو ڈال یک اوسکی آگی   ~~نہ بہاگی اوس سے ڈر کر تو یقیں ہے~~

۲ یقیں ہے اوسے جو ڈر کر نہ بہاگے

وگر تاریک شب ہوای برادر　　تو ڈال اکی سفیدیکے اوسکی چادر

انہیں دلدل کہتے ہیچ ہی عیب　　نہیں شک اوسمیں ہی یہہ عیب لاریب

ہیچ بیان بلبلونکی کہ گہوڑی صبا کی بہتر ہوتی ہیں

ہی اچہا نہیں گہوڑا ابلقا　　جو پوچہی تو بتاون ہے کہان کا

سری تو ہیمر ابہل کا ہی گہوڑا　　کہ چلتا ہی بہت کہاتا ہی تہوڑا

اوتر کر اوسی پر کا تہا وار　　نہیں ہی جسکی آگی کوی شی آڑ

کچہ اوسی ڈہلکی پر جنگل کا ہے　　یہہ نسبت اونکی گہر جو ہی سو حرہی

بیان میں پہچانت سن و سال گہوڑیکی

ادہر کو کوشش دل کا کری دہیان　　تو بتلاون تجہی دانتوں کی پہچان

ہر یک یک دانت ہوتی ہیں مقرر　　تلی چہہ اور چہہ ہوتی ہیں اوپر

سفید ہوتا ہی جب یک دانت کچا　　تو گہوڑا جب تلک ہوتا ہی بچا

جہاں

جہاں تک ہی مبصر ای خردمند   اوسی سب ایہی کہتے ہنگی تاکند

جب اوسکی بیچ ہیں کا دانت توڑا   مقرر تب دو یک ہوتا ہی گھوڑا

وہ جب دو توڑتا ہی تا بسکی اور   تو کہتے چار سال اوسکو ہی کر غور

گری کو نو نکی جب دانت ای سخن سنج   تو لازم ہی کہی تو اوسکو ہی پنج

اوسی ہنگام ہیں جو کی کی نزدیک   نکلتے دانت ہیں دو گول باریک

نہیں ہوتا ہی کچھ او نہیں کم و بیش   مبصر لوگ کہتے ہیں اوسی شش

پھر اوسکی بعد تو ای صاحب رای   سیاہی جسقدر دانتوں میں کم پای

قیاسا اوسکی تو دریافت کرسنی   نہیں معلوم ہوتی ان سوا دن

سیاہی جاتی جاوی جب وہ سارے   نصیحت یار رکھہ یہہ تو ہمارے

کسیکو نیری کہتے سنی ہو کر رنج   تو کہنا بیخطر ہے یہہ علی پنج

پھر اوسکی نیستی اور دانتو نہ کر دہیان   برا تو فرق جبتا او نہیں پہچان

کوئی پوچھی کہ عمر اسکی ہے کتنی   تو تجھمنا اونہیں کہہ دیکھہ اتنی

پہر اوسکی دونو انگہوں پر تو کر دہیان   گنے سے یون بال اوسجاکی تو پہچان

کہ بوڑہا ہی نہایت ہی یہہ گہوڑا   وہ نادان ہی کہی جو اوسکو گہوڑا

ولی جب ہو گیا گہوڑا املی پنج   تو پہر پہچان نی مین اوسکی ہی رنج

بس اوسکا کوئی پا سکتا نہیں ہے   مبصر ہے بتا سکتا نہیں ہے

جو رایج اس زمانہ مین تہی باتین   بتادی مینے تجکو اوسکی گہاتین

سوا انکی جو ہین مہمل ہین وہ سب   کوئی اونکو برتتا ہی نہیں اب

اسی خاطر کیا مینی نہ مرقوم   وگرنہ وہ بہی تہین سب مجکو معلوم

ضرور اب تہی وہ جو جو بات بتائی   تجہی مینے مفصل کہہ سنائی

بیان معالجہ گہوڑیکی

علاج اب مجکو کچہ ہین جو معلوم   سو وہ یکلخت مین کرتا ہون مرقوم

ولیکن یہ ہے میری شرط ای یار	کہ رہ دائم دوا کرنی میں ہشیار

نظر کر جسطرح چھوتا ہی گھوڑا	مصالح اوسکو دی او تنا ہی تھوڑا

غرض چھوٹی بڑے گھوڑیکی پہچان	ولی ہر وقت موسم پی رکھیہ دھیان

ہوجا ایک بسے فکر مین غرق	ہمیشہ ترکی اور تازیمین کر فرق

میسر آج ہر ملک کے گھوڑے لگا ہی اور	تجھے لازم ہی تو کرنا ہی غور

بیان ہی گھوڑونکی بیماری کے کہ او ہر چہار قسم کی ہیں

ہر یک گھوڑے کا بیماریکا احوال	نمایان چار صورت سی ہوی فی الحال

ولیکن طول دیدے کر اوستاد	بہت سا لکھ گئی ہونگی وہ استاد

سوا اتنا فہم مین ہی وہ بہت کم	مکرر کر چکا ہی امتحان ہم

سنتا زادہ ہی از بہ احقر	رہا ہی تجربہ کرتا ہی اکثر

سو کچھ اوسکا کرتا ہون بیان یہ	نہ ہو جاوی ہر یک پہ تا عیان یہ

بتانا ناليدا اوپر پتا ايسی ياد   سمجھ جاتا ہی ہر ایک ڈبناک کو سیدھی

چہارم وضع سی ہوتا ہی معلوم   ولیکن ہو نہیں سکتا وہ مرقوم
دوسی کہتی ہیں عالم علم سینہ   لکہا جاتا نہیں وہ در سفینہ
بتانا انکہ یہ کو ہی کا ہی نام   بتانا اوسکو لیں سیر ہی نپا کام

بتانا جو کی رنگت ہو گلا بی   تو یہ جانی نہیں ہی کچہ خرابی

بیان نہیں پہچاننا بیماری کہو ڑی کی کہ جسکو تبا کہتے ہیں یعنی کو دا ائنہ کا

دکر اوسمیں کفیدہ فی المثل ہی   تو جانی یہ کی سر دی کی خلل ہی
اگر سر دی ہوی ہی اوسکو بیشک   تو بس تو چار دن دی اوسکو لاک
ولیکن ہو وی لا رک دو گنی بہر   کہلا ہی اوس دانیکی اندر

بیان سر دی کی

د یا دو نہیں دن دنیا جہاں ری   کہ تا سر دیکو لی اوسکی ماری یا

ولکن ما ان آئی

ولیکن یار اتنا کام کیجو زیادہ اسکے مطلق نہ دیجو

ویا دینا اسی صورت سے بادام کہ ناہو حادثی اوس سے دیکو آرام

کیفیت تبانہ کی

اگر قدری تبانی میں ہو زردی تو یہہ جانیکی بادلسے ہی سردی

ملا کر موتیہ کی آٹی میں خالی اوسی دس بیس دن مرچیں وی کالی

ولی اس بات کو مت بہول جانا کہ مرچیں پہلی پانی سی کہلانا

بیان بادی کا

ویا دو بینسہ پہر تو سونٹ لیجو ملا پہنک اوسمیں یک چہی ماشہ دیجو

پہر اوسکو تہوڑی آٹی میں ملا کی کہلانا اوہنی دانیکو کہلا کی

نہ دینا تین دن سی پر زیادہ قباحت ہو کی دیکا گر زیادہ

ویا دینی لگی جب اوسکو دانا تو اوسمیں پیچ سوئی کی ملانا

بھون پر چار بیسے بھر سی وہ کم   یہی دس پانچ دن تک دیجو بہم

بیان بیچ پہچانے میں گوہی گرمی کے

اگر ہوں سرخ گھوڑی کے بتانے   تو بس گرمی ہوئی ہی اوسکو جانی

مساوی تر پھلا جو کوب کر کر   کسے تھیلیا میں رکھہ چھوڑ اپنی بہر کر

سر شام اوسمیں سے پانچ تولی   کسے مٹیکی پاسن میں بھگو لے

سحر بیٹی زنہاری وہ کھلا تو   پھر اوسکی بعد بس منتر لکو جا تو

بیچ بیان کالا چھیٹے کی اندر کوہی کے ہوئی

تو اوسکو تر پھلا دی بار تب تک   خلل وہ دور ہو جاوی نہ جب تک

و یا یک کوڑی بھیر بیل ای دل افروز   ملا پانی میں اوسکو ایک سے روز

بیچ بیان کالا چھیٹنگا اندر کوہی کے ہوئی

اگر حد سی زیادہ ہوئی للالی   اور اوس للالی میں چھیٹے ہوئی کالی

تو اوسکی

تو اوس گھوڑے سی نا امید ہونا اور اوسکی زندگی سی ہاتھ دھونا
تبانی کی ہی چھٹے کا یہہ ہی بھید کہ ہیں اوسکی جگر پر پڑ گئے چھید
اگر ہو خلل چھٹے کا گھوڑا تو پھر مطلق نہیں بچتا وہ گھوڑا

ہیچ ذکر پہچاننے بیماری گھوڑے کے پیشاب سی

اسی صورت سے کہ پیشاب پر دھیان جو ہو رنگت سفید اوسکی تو یوں جان
کہ سردیکا نہایت اوسکو ہی زور دو ہی گرم اوسکو چیزیں دی بدستور
و گر ہی زرد اور گاڑہا ہی بہای تو بادی کے اوسی دی تو دوای
اگر سرخ ہی تو گرمی کا ہی کچھ طور علاج اوسکا لکھا ہی پہلی کر غور
دگر جانے سیاہی پر ہی وہ خون تو بس گرمی ہی اوسکو حد سی افزون
کئی دن تر پھلدی اور کتیرا مساوی ہو برابر اوسکو زیرا
سفید اوسمیں و لیکن ہووے زیرا میری یہہ عرض تم کرنا پذیرا

کہلانا تر ہیلی کا سب بہ تکرار ‌ لکہا ہی اگی دیکہہ ای مرد ہوشیار

پہچاننا بیماری کا لید سی گہوڑیکی

اگر کرتا ہی پتلی لید گہوڑا ‌ تو دانا ہضم اوسی ہوتا ہی تہوڑا

نہایت اوسمین آتی ہی بد بو ‌ کبہو جو غور سی سونگہی اوسی تو

کہا تو مان میرا اگر ہے دانا ‌ ندی ہرگز کیئی دن اوسکو دانا

مصالح کتنے دن دی اوسکو باہم ‌ کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم

ولی دو ہیں بہر ہوا اوسمین سبزی ‌ کہ ہی اوسکی دوا کا بس یہی جی

دگر ہو چشنہ جو جاری کی مانند ‌ چلی پیٹ اوسکا پچکاری کی مانند

تو دی اوسکو فقط سبزی لگدی ‌ کہ جاوی تین دن مین بس وہ جلدی

جہان تک اوسکو دیوی وہ خردمند ‌ کہ تا کہاوی تو اوسکا پیٹ ہو بند

اگر ہی لید مین چکنائی بہاے ‌ تو اوسکو آون ہی دی اوسکو رائی

:

ترکیب تیار کرنی بجہری کے

اوسی کہوڑیکو بہای کیجو ہوتا　　سوار لیکا ہنو وی جو کہ کہوتا

بجہری کو کیا چاہی جو تیار　　تو سن ترکیب اوسکی مجہسے ای یار

منکا بازار سی دس سیر کی شیر　　گیہوں ڈال اوسمیں کر جو کوب ٹک سیر

پکا کر کہانڈ سیر اوسمیں ملا دے　　بلد پانیکو اوپرسی کہلا دے

ترکیب دینی کالی مرچ کے

ولی دنیا ہمیشہ مرچ کالے　　نہیں ہی خوب دنیا کہیر خالی

ولی ہی مرچ کی دینی کا یہ طور　　اوسی تو پہڑ کی اپنی دلمیں کر غور

کہ کالی مرچ پیسے چار بہر دی　　پہر اوسکو ٹک ذرا جو کوب کر دی

ملا کر تہوڑی آٹی میں کہلا دی　　پہر اوسپر شوق سے پانی بلا دی

حکمت دینی رائب کی

[illegible]

جنی بہنوائی کر بسوای باریک   اور اوسکو خوب گیندوا کر کر ٹہیک

کری بہر سیر بہر کی روٹیان چار   وبکگر ہو چکین جسوقت تیار

ملادی سیر بہر دود اوسمین اور کہانڈ   کہ ہو چالیس دن مین رانڈ کا سانڈ

ولیکن گوش دلسی سنلی ای سعد   بدستور اوسکی بہی بانی کی دن بعد

تدبیر دینی ہلدی کی

جو چاہی گہوڑا موٹا ہووی جلدی   تو دی چالیس دن آٹہ بہر ہلدی

منکا ہلدی کو اور جو کوب کر رکہ   کہی بہڑ دا ہنک کر کونی مین دہر رکہ

سحر کو آد پاو اوسمین سی تولی   بہکو خالص اوسی تو دو دمین دی

سحر کو دوسری دن ملکی ساری   کہلا کر بہر کہلا دہر نہار سی

بہر اوتنی ہی بہگو رکہ تو اوسی دم   بڑا ناپاو بہر تک اوسمین کم کم

علت کہلانی جو اور رتب جو سی

جو چاہی اپنا گھوڑا اوچھا دکھاوی   کہ پھر مطلق وہ پہچانا نجاوے
تو دیوی اوسکو جو اے مرد ہوشیار   کہ تا بے انتہا وہ ہووی تیار
بڑی جب کھیت میں جو کی پہلی ایک   کھلانا اوسکا تب گھوڑیکو ہی نیک
پھر کی بعد پھر ناڑی ہے وہ آئی   کہ رہ کر دیر تک کڑوی نہو جائی
ہٹکی کہاتی سی لیکن جب وہ حیوان   کہلادی تب اوسی کلیا کی انسان
ہر یک پھری ولی سائیس بدلی   کہ ہر یک کی ہر یک وہاں پھر مددلے
پھر بعد از جو کوئی سائیس آوی   تو پہلی باو پھر وہ گوڑ کہلاوی

ترکیب ادرک دینی کے

کبھی یک باو پھر ادرک بھی لیوی   دیا اتنا ہی لہسن سبز دیوی
غرض کرتا رہی یوں چھ مہینے   کہ تا رہنی نپاویں دانت کیڑے

حکمت کھلانی میتھی کے

تکلف یہ ہے گر چاہی تو کر دیکہہ — کہ میٹہی تہوڑی کے تئین کر سکے تر دیکہہ

پر آوی سیر سے ہووے نہ کچہ کم — مفصل سب چہپا مجکو چکی ہے سم

نہ دینا پر اوسے زنہار دانا — کہ سم ہے اوسکی حقمین اوسکا کہانا

ولے باندہ اوسے تاریکی مین ای یار — خجل ہو دیکہہ کر جسکو شب تار

چراغ اوس پاس جلی ذہررت لیکن — رہی وہ خانہ تاریک جیون دن

کری ذہررت پیدا اور پیشاب — ملی دایم بدن پر اوسکی احباب

نہ پہیرین خرخرہ اوس پر نہ ہاتہی — چہوڑ اوس مین مل کچہ مطلق نہ اوسکی

نہ ہو جل تلک اسمین سے کچہ کم — تو اوسکی دیکہہ تیاریکا عالم

ترکیب راتب دہی اڑد اولکی

چنے اور جو ماش و جو بہنوا تو — اور اوسکا موٹا اڑد اولیا ہے

عوض دانہ کی اوسکو کرکی ترد　　یونہیں کرمی میں وہ شام و سحر دی

یہہ سمجھو مت فقط اوسکو دوا ہے　　غذا ہی پھر یہہ گرمی میں دوا ہے

کیا ہی اسب خاطر اسکو تحریر　　خصوصًا ترکیوں کو ہی یہہ اکسیر

حکمت عیب نکالنی بچھیرکی

بچھیریکو اگر چاہی تو لاریب　　کہ مطلق ہی نکالی وہ نکچھ عیب

تو دی اوسکو سہاگہ پھونکر روز　　ولی دو ٹانک ماشہ ای دل افروز

مدام اوسکو بلد پانی کی ہمراہ　　ہوا القصہ یہہ قصہ ہے کوتاہ

سہاگہ دی اوسی یکچند اسطرح　　پھر اوسکو داغ چاروں نبد اسطرح

تدبیر داغ دینی چار بند کی تدبیر چار بند داغنیکی

کہ اسکو چاروں دست پا کی اندر　　لگا یک دو دو خط گھٹنوں کی اندر

یقین ہی پھر رہی عیبوں سی وہ پاک　　رکھی خوش تجکو ہوئی دی نہ غمناک

ترکیب کلی دینی کے

جو چاہی بوڑہی گہوڑا ہووی تازہ   تو کلی بیل کی دی اوسکو بابا
ہی تو معلوم کر اوسکی تجہی راہ   تو میں کردوں تجہی ای یار آگاہ
منگا کر ایک کلا بیل بہلدلی   پہر اوسکا گوشت ہڈیسی چہوڑا لی
چہڑا وی گوشت اور ہیچی کو مل کر   کہ ہو جاوی برابر سا وہ گہل کر
بہت سا اوسکی مین پانی بہر دی   اور اوسکی نیچی دہیمی آنچ کر دی
وہ چکنای جو آئی جاوی اوپر   اوسی تو لی لیک پاسن کی اندر
ہیسلی مین ملا پہر دو پہر کو   کہلا پانی کی اوپر اسی تکو خو
کری گر پانچ دن تک یونہی ہیم   تو ہو قوت نہ اوسکی سال بہر کم
وکر اوس سی زیادہ تو کہلادی   تو پہر اوسکا بہت سا حفظ اوٹہاوی

بیان پہچانی اکری کے

اول

وہ شی ہی آتہ ہٹ کن اوسکو ہوڑا   کہ جس سی بتیبا اوٹہتا ہی کہوڑا

جہانہین نام اوسکا کرکری ہے   وہ بیماری نہایت ہی بری ہے

تو اوسکو دہیان نہین رکہاتہ ہی طور   ولیکن شرط ہی ہر ایک پر غور

پہلے کرکری کہ باعث سی بند ہونا پیشاب کی ہوتی ہے

ہتنی ہی دم بدم کہوڑا جو یک چند   تو یہہ تو جان رکہہ پیشاب ہی بند

تو اوسکی نایزہ مین مرچ رکہہ لال   کہ اوسنہی ڈالیہ ہی پیشاب فی الحال

ولی باندہ اوسمین بال ایک کرکی تدبیر   کہ تا ہووی نکلنے مین نہ تاخیر

دوسری کرکری بند ہونی لید کی

رکہی شور یکی بتی ہی بدستور   تو البتہ کہ ہو جاوی خلش دور

جو ہی کہوڑی تو رکہہ دی پی تماشا   بتاشا یہہ دوا ہی ہی تماشا

دیا سبزی کے بتی خوب جاب   رکہہ اوسکی فرج مین تا کردی پیشاب

ویا صابن کا رکہہ شافہ بنا کر — که پیشاب اوس سی ہی کہلتا ہی کیتر
ویا ایک آدسیر یک بیل لی کر — بلد ہیتہو کی رستی اہی ہنر ور
ویا جون کانیں دی ڈال یک بر — تو اونسی ہی یقین ہے فایدہ ہو
گر ہی گر یہ دوا بہی کچہ بر لسے — تو پہر بازار سی منگوا کے رلسے
بنا پانی میں اوسکا سر لیپ — اور اوسکا اوسکی فوطہ پر تو کر لیپ
وہ کہوڑا ہووی پہر مطلق نہ پیشاب — یقین ہی یہ کری یکدم میں پیشاب

کیفیت سپید ہونی کا

رکہی یکبات اب تجکو بتانے — که دو لوتو نہیں پہر کر صاف پانی
کہڑا اُس غری کے پاس جاکر — گرا توتی سی پانی کو زمیں پر
اور اپنی مونہہ سی تو سیتی لجابی — که کہوڑا تی کی تو پیشاب ڈالی

ایضاً

۱۱

اگر گھوڑی کو سمجھو بند ہے لید — تو کر سالوتری کے جلد تقلید

منگا کر چار مٹبہ بھر گوڑا کو — فقط خالی ہی کھلیا کر کھلا تو

دیا دو مٹبہ بھر تو سونٹ لاکر — دو چند اوس میں پرانا گڑ ملا کر

ملا کر ہینگ تا ہے یک چار ماشے — کھلا کر دیکھ لے قدرت کی تماشے

ولیکن ہی ضرور اتنی بی تاکید — کہ رہوے قابضہ جب تک اری لید

سیوم اگر بند ہوتی ہے باد و بول کے

جو گھوڑا لوٹہ کر اٹھنا نکو جب تلکے — دیا ہر لحظہ مضطر ہو کی کانپے

تو ہی وہ باد و بول ہر دو سکو پہچان — کہ جس سے گر کری گرتا ہی حیوان

شتابی جا کی لسن بس لیائے — مہیا گنے مرچیں لعل کر لے

کچل کر جلد تو کلیا دی اوسکو — لیکا یک گری اوٹھتے ہی جسکو

دیا یک بیندا تانبے کا منگا تو — برابر چھیاں پہیں لے ملا تو

گر ایک حبہ سیر پانی میں اوٹے جوش
رہی جب نصف تب امیز دیجو شکر

پلادیں چہانکر نلوی میں بہر بہر
ولیکن خوب ٹھنڈا اوسے کر

یقین ہی خوب ہو جاوی وہ گہوڑا
نہ ہو پھر پیٹ میں اوسکی مروڑا

چوتہی گرانی ہو لجانے سے بادلی

کری دم پیٹ ور ٹوٹے جو گہوڑا
تو گڑ اوسکے لگا نالو میں تہوڑا

کہ تہا جو باو کتنا اوسکا معمل
سو ہی وہ باو کیا نیکو کیا ہول

ہلیکا مونہ وہ گر ہو دیکا پانی
اوسے یاد آئی کے وہ باو کہانی

سہاگہ ہو نکر یک پانچ ماشے
ملا پانی میں دیکہ اوسکی تماشے

کہ چہوڑیگا وہیں سیکڑوں گوز
یقین ہی خوب ہو جاوی اوسی روز

دیا یک نیم کے لکڑی لے چہوٹی
انگوٹہی سے زیادہ ہو جو موٹی

اوسی دی فائقہ کی طرح ای یار
کہڑا کر تہان پر اوسکو گہڑی چار

کہ تا اپنی وہ منہ کو جو ہلدوی — اوسی وہ باد کہانی یار آوے

پانچوین ارکری کہ باعث شہ دابہ کا ہوتی ہی

مروڑی لوٹ کردم کو جو تازے — تو بد تو جیسے چاہی اوسی سے مارزی
کہہ اوس سے یون کیا ہی ڈابہ یہ کہا — لکا رود و نہین ہی جا جسکا بیٹہا
شتابی وہ دو اللہ تو یک آثار — اور اوسکا نصف گہی لا بنجطر یار
اوسے پگہلا کی تو اوسمین ملادے — پہر اوسکو نلی مین بہر کر پلادے
اگر وہ نہ چہٹتا تہا جہان سی — تو وہ اس ڈہب سی چہوٹیکا وہانسے
نہین اسکی سوا اوسکی دوا کچہ — مگر بخشے خدا اوسکو شفا کچہ

چہٹی ارکری کہ سبب آنی کا اسکی بیچ فوطون کی ہوتی

نہو کچہ سبب اور گہوڑا لوٹے — دیا ہر لحظہ کر پڑ لوٹی لوٹے
تو جہک کر اوسکی فوطون پر تو کر دیا — جو ہون وہ سخت اور سوجہی تو دین جان

کہ بردہ ہوگیا تہا اوسکا بودہ   تو بہت کر آگیا ہی اوسمیں رودہ
وہیں کر آخشہ اوسکو تو فی الفور   نہیں اوسکی سوا اوسکی دوا اور
ولی کر لیجو پہلی آنت اندر   کہ مرجاوے نکیا کر یہہ ہوگی باہر

ساتویں کراکی کہ سبب سی نہر ہونی شدگی ہوتی

تہوڑاں جسمیں کر کوی مقرر   اور اوٹہی بہتے گہوڑا ہوکی مضطر
تو پہر یہہ جان موہنہ جہوتا ہی ٹیکا   کوی شدہ پڑا ہی اوسمیں اوکا
منکا پکڑی کہ کلی پاہی یک جار   بکا کر اونکو کر جلدیسے تیار
طرح اوسکی بتادیں تجکو اب ہم   ہنو پر شور یا وہ بس سیر سی کم
وہ سارا لیدّوا اوسکو پلادے   کہ تا اوسکو دہانسے وہ پلادے
پہلا اوسی بغیر اوسکا ہی مشکل   اوسے خاطر تو اکثر مرد عاقل
بہت سی کہی کو اپنی ہاتہہ سی مل   پہر اوسکی ساخری کو کری الگل

:

جلد دیتی ہیں اتنا وند تک بات | لی آتی ہیں اوسے پہر اتہہ کی ساتہ
مگر میںنے سنا ہی اوسمیں اکثر | کہ مر جاتا ہی گہوڑا وہ مقرر
ولیکن اس مرض میں جو ہیں دانہ | نہیں دیتی وہ ہیں گہوڑیکو دانہ

آٹہویں آزاری کہ جسمیں درد قولنج کی ہوتی ہے

اگر انمیں سی ہو کوئی نہ ایجان | تو پہر قولنج ہے تو اوسکو پہچان
منگا دو سیر دودہ اور گہی چہارم | ملا دو تو کو متکرعقل کو گم
ذرا گہوڑی کے موہنہ کو پہلا کر | سرک جا نال سی اوسکو بلا کر
ہنوز جاری اوسکا پتہ کہ غور | تو پہر اوتنا ہی اوسکو دیجو تو اور

ایضاً

دیا جاروں طرف خوب داغی | شکم پر اوسکی آگی نا بزہ کے
تو اوسی ہی اوسی ہی تندرستے | زیادہ اوسمیں ہوا کی سی جستے

دلی اس داغ میں اتنی ہو جا یار | کہ سمجھی یک کفرست اوسکو ہشیار

بیچ بیان چاندنی یعنی قیصر کا

وہ بادی زند کی گھوڑا دو بارا | کہ جسکو چاندنی نی ہو وی مارا
علاج اوسکا بتاؤں تجکو میراد | نسخہ اوسکو تو سنکر رکھی یاد
عرض گھوڑیکا جب تک منہ کھلا ہے | تو تب تک اوس مرضکی یہہ دوا ہے
میری تقریر ایک ذرہ رکھہ گوش | منگا یک مرغ کو پانی کر جوش
پر اوسکی توڑ چونچ اور پاؤں کر دور | پھر اوسکو ڈالکر ہاتو سہنی کر چور
مع الکدش ایسا کوٹنا ای دوست | کہ ہو یک اوسکی ہڈی گوشت اور پوست
ہیلہ میں ملا پھر اوسمیں دو سیر | شراب یکسیر ڈال اوسمیں نہ کر دیر
اور اوسمیں کالی مرچیں ادبا ڈال | بتاؤں اب کھلانیکی تجہی چال
کھلا سب شام کو ای یار ہمدم | یونہی چالیس دن تک کر تو پیہم

ہمیشہ کام یکدم دی تو پانی   کہ ہی اوسکی اسیمیں زندگانی

پھر ایسی جا پہ اوسکو باندہا یار   کہ جس جا پر ہوا ہووی نہ زنہار

ایضاً

سوا اوسکی دی کلہر اور کیدڑ   دیا کرتی ہیں یونہیں کوک اکثر

بہت سا اوس سی ہی ہوتا ہی آرام   ولی پا کہٹکی ہو جاتا نہیں کام

کرو میں اس مرض سی تجکو آگاہ   شک اوس میں کچہ نہیں واللہ باللہ

تہوکا اوسکی ماتہی پہ جو ہی   پلٹ جاتی ہیں آنکہیں اوسکی تو ہی سہی

نہیں ہی اس مرض کی اور پہچان   بتایا میں اکی تجکو تو جان

خدا نا کردی کر ہو جاوی منہ بند   تو پہر تو یاد رکہہ میری یہ پند

ایضاً

سمجہ مت اس میری نسخہ کو ردی   منگالی حیض کی دس بیس کدی

اونہیں دس سیر پانی مین چڑا دی — رہی ادا تو تہنون سے ملا دی
اسی کہنے کی موجب اے دل افروز — کیا کر پانچ دن تک اوس کو ہر روز
یقین ہی اس سے وہ ہو جاوی جنبکا — و نہیں گو پانہ لیوی تو لنگا

بیان میں گہوڑی سینہ بند کا

جو چہاتی بند ہو جاتا ہی گہوڑا — تو ہو جاتا اچہا جلد گہوڑا
دلی ہو جاتا ہی جو بند محکم — تو پہر جاتا ہی اچہا وہ بہت کم
کرون پہچانیکی اوسکی تحریر — بتاون سہل اوسکی تجکو تدبیر
ڈہا کر اوسکی پیشانی پہ رکہ ہاتہ — ہٹا ٹک زرہ اوسکو زور کی ساتہ
اگر پیچہی کو وہ ہٹ آپا جاوی — کہ پتہر اوتہہ مطلق دکہہ نپاوی
تو جان اوسکا نہیں ہی بند سینہ — وہی سینہ زمرد کا نگینہ رر
اگر ہٹنی مین وہ گہوڑا اکڑ دبیر — تو اوسکی تو دوا کی کر یہ تدبیر

ارنڈکی کو بلبین اور لون کہارا مساوی لیکر کچہہ آدہ وزارتی
پہراون دونو کو توکیب باوہہرلی کہل کراوسکو جلدیسے کہلادی
یوںہیں دیں تین دن تک اور کرغور نہوکرفایدہ توفکر کر اور
ندی پہر دانہ پانی اوسکو تب تک وہ بلکل صاف ہوجاوی نہ جیب تک
جو سمجھی گرم گرمی کی ہوا تو تو پانی شیر گرم اوسکو بلا تو
ولیکن تا بمقدور اوسکو کم دی زیادہ اس سی مت دی ایکدم دی
پہراوس پانی میں سن ای مرد ہوش تو اجواین دراکر لیجیئو جوش
ولیکن پانی ہووی کردہڑی چار ٹونک میں پہر اجواین ہوا ئی پار
وہا ایک کام کر اور ای میری دوست لگی پہر آگ کی جڑ کا منکا پوست
اوسی تو اک بین تو مت جلدنا دلی ہو پہل میں اندک پہل پہلدنا
پہر اپہر اوسکی تو منکوا ئی گوگل کہل کر باوہہر کوٹ میں اوس میں مل

کہلدی ایکباری اوسکو بالکل　　خدا جانی تو وہ جادو ونہیں کل

وہ ایک پیسہ پہر افیون لی تول　　اوسی پانی مین اپنی ہاتہ سی گہول

ملا افیون کی پانی مین آٹا　　اوس آٹی کا بنا ایک گول باٹا

اور ایک دو پیسہ پہر لی آپنی ہلدی　　منگا سجی بہی تو اوتنی ہی جلدی

وہ سجی اور ہلدی پیس باریک　　غرض دونو کو تو جب کہ چلی ٹہیک

منگا پہر ہنسا اوتنا ہی گوگل　　برابر تینو جز مین کرلی اٹکل

رکہہ اوس تینو کو اوسی آٹی کی اندر　　رکہہ اوس گولی کو پہو بہل مین دبا کر

غرض وہ خوب پک کر جبکہ ہو ٹہیک　　تب اوس گولی کو کتوا خوب باریک

پہر اوسکی گولیان تک چنہ بنانا　　سحر اور شام بس ایک ایک کہانا

ایضاً

جو کوی ترنت کا ہو تیز کہوڑا　　تو لازم ہی کری تو اوسکو کوڑا

لیئو تو جیہڑ اپ اوسکا بہنا　　کہ جاوی اوسی بیحد پسینا

ادہر کو ادہر او دہر کو پہر یکبہ ہانک　　او تر کر خوب کہڑون اسے اوسی ڈہانک

پہرا پہر یا ٹہہر اوسکو بیان تک　　پسینہ سو کہہ وہ جاوی جہان تک

دیا یا بند اسے جا پر اوسکو آقا　　کذر ہرگز نہو جسجا ہوا کا

بہت سی کمل اوسپر اسطرح ڈال　　کہ اوسکا پہر نظر اوی نہ یک بال

شراب اوسکو پلا یک سیر لاکر　　کہ آجاوی پسینہ تڑ بڑا کر

یقین ہی یہ کہیئے و نہیں کہ بالکل　　اسی ترکیب سی وہ جایگا کہل

یا پانی مین تر اوسکو لیجا کر　　کہ ہو جاتا ہی خوب اوس سی ہی اکثر

نہین کرتا ہی مطلق کچہ خلل یہہ　　ولایت کی ہی لوکوں کا عمل یہہ

دیا یک ڈہی ہی اک کی لی　　فقط خالی ہی ملکر ایکدن دے

ولیکن کام اتنا کیجو ای یار　　کہ مونہہ مین اوسکی گہی مل دیجیو یار

منگایا ادبا ایک لے تو اسپند — اور اوتنا ہی منگانا کوری اسکند

لی اجوائین خراسانی ہی جلدی — منگا پھر اوتنی ہی لی اپنی ہلدی

منگا پھر پیپلا اوتنا ہی گوکل — ساری ہوویں پانچوں کر کی اکٹھل

منگا پھر مالکنگنی باو بہز ایک — پھر اوتنا ہی منگا لیس تو ای نیک

منگا او پھر حنا تک یک پھٹکری — سہاگہ اتنا ہی اور سونٹ سجی

یہ پتنوں چیزیں ہی ہوویں برابر — کہ وزن ان کا ہو پہنی ہو کا مقرر

سہاگہ پھٹکری پھر بھون دینا — اور ان سبکو ملا کر کوٹ لینا

منگا پھر سیر بھر تو گڑ پرانا — وہ ساری چیزیں اوس گڑ میں ملانا

بنا کر گولیان سولا یہ کر کام — کہلا پھر صبح کو اور ایک دن شام

ولی رکھہ دانہ او ربانی کو تو قید — یقین ہی خوب ہو وہ ہی یہ امید

اگر منظور ہو پانی ملانا — اور اوس پانی کو لو ہو ہی سہی پا

یہ نسخہ آزمائے ہیں کئی بار اسی خاطر لکھا ہے میں نے ای یار

جو اسہال مینگنا لگ جاوے پھر تو بہت باریک کرکے دون میں اوسکو

پھر اچھا نیلہ تو تہ بستہ پھر لا کسے بہتر پھر اوسکو خوب بسوا

پھر اونکو گوندکر سرکہ میں ای یار کر اوسکی گولیاں چالیس تیار

کھلا شام و سحر یک ایک ہر روز کہ تا ہووے وہ اچھا ای دل افروز

مسہل میں اسی گھوڑے سے تو یار رہا کر دانہ پانی سے خبردار

جو گرمی ہو تو دانہ کم کھلانا جو سردی ہو تو پانی کم پلانا

خبر اس طرح جس گھوڑے کی لیگا تو وہ مطلق دغا تجکو نہ دیگا

باب پانچ بیان موسم گرمی کے سفر کے

کبھی نکلی جو گرمی میں سفر تو تو پھر پانی پلا پاوے جہاں تو

اگر گھوڑا اتیرا گرمی کو مانی تو یہہ کر روز کر خوب اوسکو پانی

بہت سا پاوے تو پانی جہان پار — اوسے ہر شوق سے نہلاوے ہر بار
اگرچہ وہ پسینے میں بہی ہو غرق — یہ نہلانے میں اوسکی تو نکر فرق
اگر پانی ملے تہوڑا ہی تجہکو — تو اوسکی انکہیں اور نتہنوں کو دہو تو
بہلا یاد آیا سن دے یار جانی — چہڑکنا موںہہ میں بہی کچہ اوسکی پانی
کہلانا روز منزل میں پہنچ کر — مساوی لون آتا دو ٹکے بہر
سفر میں گرمیونکی جو ہیں دانہ — وہی دینا ہے کم کہوڑیکو دانہ
پکنجو دانہ کم دینی میں تاخیر — کہ اس موسم میں کم دینا ہی اکسیر
چہارم تو مقرر کیجیو کم — کہ تا دم پر رہے تیرا وہ ہمدم
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نکہانا — پر اوسکی بدلی جاڑوں میں کہلانا

بیان میں جاڑے کے موسم کا سفر آنا

جو دن سردی کے ہوں تو دی یہ خبر ہیں — کسے یار زار میں سے اللہ یہ خبر ہیں"

ملے

تتی پھر پھٹکری اور پکتے ہلدی		نکر کچھ دیر پھر کر کوٹ جلد سے
نہیں تو پاوے پھر کوڑھ میں مدد تو		اوسی کلیا کی ما تونے کہلد تو

بیان ہین لہو موتنے کی

لہو موتی اگر گھوڑا تو ہو شاد		دوا کچھ مت دے گر ہوں سیکڑوں یاد
جو ہے پتلا تو گرمی سے ہے وہ جان		جو گاڑھا ہے تو بادے سے ہے پہچان
سمجھ جی مین پتلا اوسکی ہوی رد		لہو کا موتنا ہرگز نہیں بد
ولیکن پانچ دنکی بعد ای یار		نہو غافل دوا سی اوسکی زنہار
منکا دو سیر پھر لی کھانڈ پورا		دو چندان اوسی میدلی تو پورا
ملا کر دی ہی پانی مین تب تک		لہو موتنا موقوف جب تک
ولی دھیان اوسپہ رکھیو حد سی افزون		کہ کچھ پتلا ہی یا گاڑھا ہی وہ خون
اگر پتلا ہی یہ تو وہ دوا کر		وگرنہ دی اوسی یہ ای برادر

منگالی پانچ تولی مرچ کالی　　ملا نصف اوس سی مصری اوسمین خالی

پھر اوسمین تھوڑا آٹا ہی ملادے　　کھلا کر پہلی پھر پانی پلادے

ملکر تجسی پھر کہتا ہون گن کر　　بدستور اوسکی ہی اوتنی ہی دیکر

دیا کر روز مین یہہ بات معروف　　ولی تب تک وہ جب تک ہوئہ موقوف

بیچ بیان پہولی کی کہ اندر آنکہ کے ہوتی ہی

لگی گر آنکہ مین کہوڑیکی کچہ چوٹ　　تو پتلی کا نہو جاوی کہین کہوٹ

چھپا کر لون تو اور باسی پانی　　کئی دن پہونک آنکہ اوسکی مین جانی

وگر پہلی پڑی ہو تو نکر دیر　　بس اوسکی تو دوا کی کر یہہ تدبیر

نلی سے پہونک آنکہ اوسکی مین سیندور　　کہ ہو جاوی کئی دن مین خلل دور

دیا اتنی ہی جتنے پیس باریک　　بدستور اوسکو ڈلوا کر کی ہو ٹہیک

دیا پتہر پہ لیک ریٹھی کو کہسکر　　لگایا کر تو پرسی اوسکی اندر

الف

ایضاً

دیا ہو شیرخوار اکوئی بچی　　تو جرکیں اوسکی لیکر او نہیں بچی
بدستور اوسکو بھی تو پرسی لگوای　　کہ جلد بیسی اوسی آرام ہو جای
دیا یار ارسی لی گیرو اچھا　　سہ آخنیداں اوسی قلمی شورہ منگوا
بہم دونو کو پیسوا کی ملا دے　　تلی سی ہو ٹک کر اوسمیں لگا دے

علاج بیانی بیماری بوغمہ کے

اگر حد سی بڑی آوی بسینہ　　تو ہی مشکل ہی بہای اوسکا جینا
اوسی ہے بوغمی نی اکی مارا　　نہیں اوسکی سوا کچھ اوسکا چارا
جہاں تک ہو سکی تو راک منگوا　　اوسی اوسکی بدن پر خوب ملوا
وہ راک اوسکی بدن پر ملیو تب تک　　عرق وہ خشک ہو جاوی نہ جب تک
جو سوکھی تو تو بچ جاوی وہ حیوان　　نہو گر خشک تو اوسکو موا جان

دبا دو کل اکر دی اوسکی سر پر　　برابر سوج کی کانون کی اندر

اور ایک کل دی دس دمکی تو کہی بار　　تو ممکن ہی کہ اچھا ہووہ بیمار

دوا اور اوسکی بدن اوسکی نہیں کچھ　　وہ نادر ہی اگر ہووی کہیں کچھ

برابر چالیس دن ای مرد دانا　　نہ دیجو مطلق اوس گھوڑیکو دانا

کہ تا جب تک جیئی وہ تیرا گھوڑا　　کری پھر تو غم اوسکو نہ کوڑا

بیان میں خلل آنی ہیتہ میں گھوڑیکی

جو گھوڑیکا پہر کہتا کوی جای　　خلل یا کوی اب اور ہی آئی

تو پھر تو دیکہہ مت ای یار بیتاب　　ملا پانی ہیکی مٹھی میں تو بیتاب

ملا تو ہیڑکی پھر اوسمیں تشکل　　مساوی پھر ہر ایک کی کرلی الکل

لگا خوب اچھ پر ان سبکو تیلا　　لگانیکی دی ترکیب نت بلا

جتاوین اب لگانیکی طرح ہم　　تو باندیکی چھیٹرا لکڑی میں محکم

اوسی

اوسی پہر پہر اوسمیں اوسیہ کر جوب　　کہڑا کر دہوپ میں کر سب جوب
پوہیں دو تین دن تک تو کیا کر　　بقدر احتیاج اپنی لیا کر
وبا تیل اور افیون اور گیرو　　ملا کر وہاں خلل ہاوی جہاں تو
بقدر احتیاج اوسکو ہی لیجو　　ولیکن خوب سا پہر سینک دیجو

بیان میں خارشت کے

کسی دن پاسی پانی سے جو دہوی　　تو البتہ کہ فرحت اوسکو ہووی
یہی رکہتا ہی حکم ای یار جانی　　کئی دن سیر حقیقی کا پانی
و پا لیکر دہی کو خوب لیت کر　　پہر اوسمیں ڈال دی باروت لیپ پہر
لگا کر دہو ہمیں پاندہ اوسکو محکم　　یقین ہی تین دن میں ہووی وہ کم
ملی کر تیل سرسو لگا ہی اوسکو　　تو البتہ بہت سا فایدہ ہو
منگا یا آتش بلبہ پہر تو صابن　　نمک نصف اوسمیں لی اور دو دفنی

کئی دن نہین یقین ہی مجکو بالکل		نہین رہنے کی اوسکی جسم مین چل

یہہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی بہای		سمجہا مت اسی زنہار واہی

بیان بیچ اگن باد کے

کسی کہوڑیکو گر ہووی اگن باد		تو اوسکی ہی بتاون تجکو یک داو

پکا تو نیم کی پتو نہین جاول		دہی مین کر لی تہنڈا اسے مل

ولی ہر چند آدہی سیر ہووی		کہلانی مین نہ کچہ نا دیر ہووے

اگر پوچہی تو مجہسے اوسکی میعاد		تو ہی یک تیس دنکی اوسکی تعداد

پہر اوسکا وقت ہی پہچان لینا		کہ جب دینا اوسی پانی یہہ دینا

اگر چالیس دن تک دی بدستور		تو ہر سالی کا ہی ہووی خلل دور

اگن باد اوسکو سب کہتے ہین ایدوست		اودہر جاتا ہی جسپی بال کا نوک

بیان بیچ علاج بال دیکی اور جبال کے

بیان

نہ ٹوٹے ہون کسی گہوڑیکی کر بال — تو مین تجہسے کہون اوسکا بہی احوال

ملی جاوی اگر بینچ اوسمین ہڑ کے — تو بال اوسکی ہون لنبی و بڑہکے

وکر چاول کا دہوون بہی ملی تو — تو اوس سی بہی نہایت فایدہ ہو

بیان کھکیرہ کا

بری اگر گوشت تلی مین کسیکے — تو لازم ہی کہ ہوش اوڑجاین جسکی

نہایت ہے برا ہی یار یہہ روگ — کہا کرتے ہاین کھکیرہ اوسی لوگ

. علاج اوسکا مجرب ہاین بتاون — جو مانی تو مفصل کہہ سناون

مساوی پیس چونا اور ہرتال — چہڑک کر تاٹ سی باندہ اوسکو الحال

تلی سیے تیلی اوسکی نکلی جب تک — یو ہاین دو وقت باندہا کر تو تب تک

بینچ ہان ہر جانی پی کا

کسی گہوڑیکی بہ جاوی اگر بہر — تو بہر مین جو بتاون سو دوا کر

جبرا ہانڈی میں تک دے سیر پانی   دس اوسمیں زہاک کے پتے ہو جانی

نمک ڈال اوسمیں کہار آٹ پا تو   تلی کر آنچ اور اوسکو پکا تو

رہی جب پانی آدا تو نکر آنچ   لپٹ ہر ہاتہ پر پتے وہ تو پانچ

اونہین پہر باندکر کپڑے نے تو پان   لپٹ اون سبکی اوپر منہ کا پان

رہا پانی جو ہانڈی میں ہی آدا   اوسے تو تک پہر تک اوسپہ ٹپکا

یوں ہی تک تین دن تک کر تو یہ ہم   کہ اچھا ہووی وہ اور دور ہو غم

تجہی پہچان اوسکی ہی بتاون   رکہی جو کان تو سب کہہ سناون

نلی پر ہاتہ کی بیٹہا جو تک ہے   سو اہل ہند کہتے ہیں روسی پے

خلل کرتا ہی ہے جو اوسمیں تہوڑا   تو رہ جاتا ہی چلنے سی وہ کہوڑا

بیان ہیں اوترنی رس کے

کسی گہوڑے کو گر اوی اوتر رس   تو بہنے دی اوسی رس تین دن تک

جڑی

چھڑک اوسپر نمک تھوڑا سا کھاری		کہ تا چندی وہ ہووی خوب جاری
پھر اوسکی بعد جو چاہی کہ ہو بند		تو اوسکی یہہ دوا ہی ای خردمند
برابر لی تو چونا اور ہلدی		کھرل میں پیس کر پھر اوسمیں جلدی
بس یک دو تین دن لگا ہی پھیڑا		خدا چاہی تو ہو جاوی وہ اچھا
یہی ہی جان رکھ اسکی نشانی		نکلتا ہی سڑا تیلی سی پانی

بیان ہی کنارہ کے

اگر تیرا کنارا جاہی کہو ڑا		پرانہ ناٹ تو لیکر کی تھوڑا
وپا کاغذ ہو یا ہو کپڑا انیلا		ولی اندک اوسی تو کر کی گیلا
جلا کر ناک میں دی اوسکی دہونی		کہ تا جاتی رہی وہ سب زبونی
وہ دہونی جب لگی گی اوسکی جلکر		کہلی کا مغز رت اوسکا نکلکر
وپا تو کا بیفل کو پیس کر یار		نلی سی پہونک پاک اوسکی میں دن چار

که تا آلدیش اوسکی سب نکل آئی | ده اچها هو تجهی آرام هو جائی
لگا یا دود مین پهر اسکی بس | سکها کر دهوپ مین سوا اوسکو تم بس
پهر اوس سی نصف ملا هو نمک لو | اور اوس آدهی کی آدهی زعفران هو
ملا اوسکو رکهه تو جها نگر پاس | دیا کیجو اوسی اسطرح پهر پاس
یونهین کرتم کرو کی صبح اور شام | تو آلدیش کا رهنی کا نهین نام
دوا یو جار تو لگی کو ملا | ملا او تنها پهر اوسمین شهد اچها
پهر اوسمین کا نفل قدری ملا دی | اوسی تو ایک نتهنی سی بلا دے
پهر او تنا اور کر خلد سی تیار | ملا دی دوسری نتهنی سی ای یار
یونهین دو چار دن تو دیکهی کر غور | هنو اچها تو پهر کچه فکر کر اور
برا نسخه هے یه ای یار جانی | که هنو جان کی یه هیگی نشانی

کیفیت پهٹ پڑنی کی اور کاٹنا یا پینچ که پچ یا مینڑکی گهوڑی کی جیسی هو

لگی گر مینج کہل ہندی ہین جڑکے | جسے پا کہوڑیکی پتلی مین بڑکے
ویا روڑا کوی پتلے تلی اسے | کہ ہو مجبور کہوڑا النگ ہوجای
توپہر تو اوسنہ کسے سی کچہ مگر شرم | کر اپنی ہاتہ سی یک اینت توگرم
دہر اوسپر اکی کپڑونکی کئی گت | رکہہ اوسپر پاون اوسکا بتہ رہ مت
پہر اوس پر ڈال پانی تہوڑا تہوڑا | کہ تا گرمی سی کپہر اوی نہ گہوڑا
جو یون دو تین دنکا ہوسیا را | تو ہوجاویکا وہ اچہا بچارا
یہی نرکیب جو ہی یہہ بتاے | مغل کہتے ہین سنک تا وا دسکو ہے

ایضاً

دیا ہو ہیل ہی اوسکی سم تلی ڈال | پیا پانی تین دن ای مرد خوشحال
کہ تا جا تا رہی وہ لنگ اوسکا | سنو جاوی وہ سارا ڈہنگ اوسکا
جو سوجہی نتہ کہوڑیکا کہین سے | تو لیکر ضلیتہ متے کو زمین سے

اوسی تو گوندہ کر اوسپر لگا دے | کہ بس وہ آینڈہ کر اوسکو بٹا دی
لگا یا اسغبول اوسپر بینی تو | رہی معلوم یہ نسخہ ہی تجکو
ویا صابن لی اور لی گرم پانی | اوسے دہو اوس سی تو ہوجا بانی

بیان ہی بیٹہ کہوڑی کی

ویا کڑوا چہرک دی تیل اوسپر | ویا دہو ڈال پانی سی تو لی کر
یقیں کر رکہہ خواص ان سبکا ایک | اسی تو جانتے ہیں سب بد و نیک
ولیکن اس عمل کا ہی یہہ دستور | کری تب جب کری خو گیر کو دور.

بیان ہی کہوڑیکی بیٹہ کی زخم کا

لگی گر پشت کہوڑی کی بڑی چور | سیاہی لوگ کہتے ہیں جسے شور
تو پہر اکسیر اوسکی حق میں جو ہو | وہ شے اوسکی لئے بتلا دوں اسکو
برادہ آدہا پک لی تو جو نہ | اور اوس سی تیل کڑوا لیوین دونا

رکھیں کونڈی میں پھر کر ہاتھ پانی　　کہ ہے مشکل بہت یہ بات پانی

کریں ہرگز نہ اسمیں دیر یک پل　　ملادیں کوٹ کر جونی کو اول

پھر اوسمیں تیل کڑوا وہ ملادیں　　ملا کر خوب تو نسے اوٹھا دیں

اوٹھادیں پھر وہیں دیں پھینک پانی　　کہ وہ کسی سے نہیں کچھ کام آنی

پھر اک لکڑی میں باندھیں ایک لتا　　جہاں وہ زخم ہو پھر کا سا چھیتا

اوسی لتے سے چیریں پھر کی اس بار　　کسے دن دس کسے دن پندرہ بار

نہ اوس پر بیٹھے گی مکھی کوئی آ　　نہ ہرگز مینہ کا ہو گا اوسکو قطرا

پھر اوسکا کیڑے دنیں وہ سارا　　پھرا ہو گا نہتے سر سے دوبارا

بیانیں زخم کے دھونی کے

جو ہووی زخم کو ایمرد بیہوش　　تو بیٹی نیم کے پانی میں کر جوش

اوسی دھویا اوسکی کرموت پاک　　و لیکن غور کر کر تو اوسی تاک

کبھی ہوتی نہو اوسپر سیاہی   پڑی ہو وین نہ اوسمین کیڑی بیاہی

بیان مین کیڑی پڑنا مین زخم کا

اگر کچہ زخم ہین کیڑی پڑی ہون   تو پہر وہ پاہون چہوتی یا بڑی ہون
ملم اور خشک تنباکو کو تو چہان   پہر اوسمین شوق سے اکہا مان
پہر اوسکو لینا متے سے سی پاری   کہ اوسمین کہٹ سے سی وہ مرجاوی سارے

بیان مین پوست موٹی اوپر زخم کا

اگر ہو زخم پر چمڑا کہین سخت   تو یون مت جان اوسے ہو نہین سخت
نمک اور گہی لگا اوسپر کرے دن   مساوی دو نو چیزین ہو وین لیکن
جب اوکہڑی شیکری ہووی وہ ہی خوب   بغیر اوسکی دوا اگتی نہین خوب

بیان مین زخم کا سکہانی کا

جو چاہی زخم جلدی خشک ہو جاوے   تو لازم ہے کدہی کی لید منگوای

سکھا کر بہس اوسکو خوب یا ایک   کیئی دن چھڑک اوسپر تا کہ ہو ٹھیک

و یا جو بیکا چمڑا لی بھولا نہ   کر ہرگز نہ اوسمین کچہ بہانہ

اوسے بہی بہس کر چھڑکی اسی طور   یقین ہی خشک ہو جاوی وہ فی الفور

و یا سبزی منگا کر خشک ہوئے   لگا دی اوسپہ تو وہ خشک ہو جائے

چھڑک یا اوستہ کی پسلی جلا کر   کہ تا اچہا کرے اوسکو سکہا کر

بیانی بال اوپر زخم کے آنی کے

اگر چاہی کہ نکلی زخم پر بال   تو سن رکہہ یار اوسکا مجہ سے احوال

لگا نیل اوس پہ تو دن پانچ یا ہفات   ولیکن تہوک میں گہس کے دن رات

بیانی علاج موترہ کے

بچہرہ کو جو چابی موترہ ہی   تو سن رکہہ مجہ سے اوسکی یہہ دوائے

سمجہ مت اس میری نسخہ کو تو کہیل   منگا ایک چار پیسہ ہر نمبر بیل

کچل کر اوسمین تھوڑا اگر ملادی ۔ پھر اوسکی بعد ہ دانہ کہلادے

کئی دن گر یوہیں اوسکو کری یار ۔ تو رہوینں موترہ اوسکی نہ زنہار

ایضاً

سہاگہ بہو نکر یا دیں اوسی روز ۔ ولی جہی ماشی ہووی ابدل افروز

بلد نا ساتہہ پانی کی ہی بہتر ۔ کہ تا فایدہ یہہ بہی ہووی اکثر

ایضاً

لب بالد کو یا اوسکی پکڑ کر ۔ الکاڑی کے طرف کہنچ اے ہنرور

پہر جو پنج میں نتہنو نکی رگ ہو ۔ اوسی تو کات کر و ہانسے الگ ہو

نمک اور ہلدی اوسمیں تین دن روز ۔ پہر اگر بیس کرای یار دلسوز

منگا کر یا و پہر تیل اوسکو گرم ۔ پہلاوینں ڈال اوسمیں دس نکر شرم

جب اوسمیں خاک ہو جاوی وہ چلکر ۔ تب یک پاسین میں رکہہ چہو راوسکو ملکر

لگا مارا کرو اوسی اوسی زخم پر یار   سحر سی شام تک ہر روز دس بار

جب اچھا ہو کا زخم ای نیک فرجام   نہیں رہتا کا مطلق اوسکا نشانام

بیچ بیان تولد ہونی بچھیرہ کے ۱۹۰

بچھیرہ جو تولد ہووی ای یار   اوسی کرنی زمین پر دی نہ زنہار

بلا خوب اوسکو تک کمل مین لیکر   پہر اوسکو لیکی تو رکہہ دی زمین پر

یقین ہی جب بڑا ہووی وہ چالاک   فلک تک پہنچی اوسکی نعل کی خاک

بیان ہنی آختہ کرنی گہوڑیکی

اوسی ایام مین تو یار اکثر   ملی گہی اوسکی فوطونکی جلکہ پر

تو پہر جب ہو ترا تب یہ یقین جان   ملادی وہ نہ گہوڑیکی طرف کان

بظاہر تو نظر آوی وہ انفر   پہ باطن مین وہ اچھا ہو مقرر

بظاہر آختہ کی جتنی آثار   تو پائی جائینگی اوسمین ہنی نہ زنہار

بیان کمری کا

کمر میں آوے گر گھوڑی کے لچکا		تو پہنچی دلکو سب مالک کے دھچکا
علاج آیا ہی خوب اوسکا مجھی یاد		جو منصف ہے تو سنکر اوسکی دی داد
بہت سی چاولون کی گرم لے بہنج		ولی جسکی بتاون اوسکی لے بہنج
لکن تن بہر کہ رکہہ لی ہات میں تو		اولٹ بال اوسکی دم کے رسبر تو
ولیکن باندنا مضبوط اگہاڑ سے		او اوسکی کہول لینا تو پچہاڑی
بہونی پای لیکن بہنج دہنہڈے		رہی یک لخت اوسمیں دو ہی ونڈے
سرک پہر تا بدنکو جہر جہرا کی		لگا ہی سب کمر کے وہ کرا کے
نہیں ہو دیکا مطلق کچہ خلل اور		نہیں یارو تو اوسکو آکی کر غور
تو ہی جاویکا وہ لچکا کمر کا		نہ ہویگا تجہی کچہ غم سفر کا

بیان بہیر ہڈی کا

اگر گھوڑیکی اوپری پہر ہڈی — تو پہلی کرد وامت ہو تو بہڈی

ملا افیون بتاشہ میں دو چندان — پہلی میں مل اوسکو اسی سخن دان

لگا دی اوسکو پہر یک ٹھیکری پر — وہی پہر ٹھیکری کو آگ پر دہر

وہ جب ہوئے گرم تب باندہ اوسپر اوسکو — تو نہیں رہی دی جب تک خوب وہ ہو

فقط مصری ہی باندہی کوٹ کر یار — تو پہری پہر ہڈی پر نہ زنہار

جو باندہی ہی ہل بہلاد بکر لگا کردا — تو ہو جاوی کئی دن میں وہ مردا

جہرگ نا پہر نمک اوسپر تو ای یار — کہ بن اوسکی وہ بیٹھی کی نہ زنہار

ویا پہو ہرکی کو نیل ہل بہلا کر — اور اوسپر پہوڑ آصابن تو لگا کر

اوسی یک دس پہر باندہ اوسپہ کسکر — تو آخر اوسکو یوہہی یتی دن کر

رہنیکی یال قایم ہو کی وہ دور — نہیں رہی کا غم تو ہو کا مسرور

ویا یک اونٹ کی لیلے تو کر گرم — اوسی سینیک لے اوسی اور تو نکر شرم

کئے دنہیں وہ ہوجاویگی اچہی	توجانئے ہوجاویگا کبہی

قباحت لیکن اوسمین ہے یہ فی الحال	کہ نکلینگی نہ اوتنی جابہ بہر بال

ایضاً

اگر اوبہر ہی پشتک یا جکاول	توسینک وسکوبہی اوس سی خوب ململ

اگر بالکل نہ ہووی کے وہ بہتر	زیادہ بہی نہ ہووی کے مقرر

بیان بہیت جہوڑنی گہوڑی یعنی ڈہول

جو جاہی تیرا گہوڑا چہوڑی جہول	توبلی پر جو اوسکی جاہی لوبلی

وہاں کر جار پارہ دانغ فی الفور	نکر اوسکی سوا اوسکی دوا اور

وبالی پاؤ بہر یک سونٹ ایجانی	ملا لفف اوسمین سبجی خوب مست چپاؤ

اور آتا ماشی کا یک پاو بہرلی	پکا تینون کی روٹی تو ملا کی

جلا اوبلیو نمین اوسکو خوب بہیسی	بنار کہہ اوسکی ٹریان ایک چالیس

دیا کر روز یک پانی کی ہمراہ   کہ تا چھوڑی وہ چھولی تیرا دلخواہ

بیان دہانس کا

جو کھوڑا دہانستا ہو تیرا اکثر   تو پھر میں جو کہوں سو تو دوا کر
مجرب ہے نہیں یہ ہی نکتہ ڈنیک   تو خالص ایک چھی ماشی میکا ہیک
رکہہ اوسکو چھید کر ادرک کے اندر   ہو ادرک بکی دو پہر سے کمتر
اوسی پھو پھل میں رکہہ کر پھل پھلاکے   کچل کر بعد دانیکی کھلا دی
نہو دو تین دن میں فایدہ جو   تو پھر دو چار دن دی یہ اوسکو
بقدر یک پانچ پیسہ بھر تو لیکر   دیا کر پیاز اوسی پانی کے اندر
دیا اپنی ہے بنی پان سکی لی   پیا پانی کے بیتی تو اوسی دی
دیا یک آدپا لیکر کتا لی   کھلائی پھل پھلا کی اوسکو کالے
دیا یک سیر بھر اجوائن ای یار   منکا اور کوٹ کر کر اوسکو تیار

اوسی پیشاب میں اپنی ڈبار کہہ   غرض یک پہتی دن یوہیں بہکار کہہ

ہمیشہ اوسمیں سی یک ڈونگی بہر   دیا کر شام کو دانہ کی اوپر

یقین یہہ ہی نہ ہوی اوسکی وہ مانس   نکلجاوی کلیجہ کی بہتر بہانس

ایضاً

وہانی بندی اوسکو پلاسے   ہمیشہ پاو بہرا ی میری بہاسے

ہنوزی ڈہانس اوسکی جب تلک دور   بلیتا رہی ہی جسم بن بدستور

جو گہوڑا اخشک کہانسی کہانستا ہے   اوسی کہتے ہیں سب یہہ دہانستا ہے

بیان میں مصالحہ چر کی

اگر گہوڑی پاہی کہہ چر کی تدبیر   تو سن رکہہ میں بتاوں تجکو اکسیر

مساوی ہینگ رائی اور نمک ہے   ہی بہتر ہے کسکو اسمیں شک ہے

اگر گہری ہے او تینے ہی تو ہی خوب   ملا آتی میں دینا کی جو کوب

کہلانا

کہلانا چار بیسہ بہر ہے بہتر　　رہی ہر قایفہ دایم بہر بہر

دلی دانہ کی اوپر سی کہلدانا　　ہمیشہ بسر یوہی مت بہول جانا

یقین ہی آتا وہ کہانی لگی کا　　کہ تو دیکہہ اوسکو کہرانی لگی کا

بیچ بیان نسخہ ساڑہ کی اسطرح نکالیں ائی مرہم اور متی ہیٹ سی نکوڑ لگی

فرا قرمت میں کہوڑی لگ گر ہی　　تو پہر بس اوسکا البتہ ہی ڈر ہے

جو جاہی آنتو متی نکلی ساری　　تو کر ساڑی کا نسخہ کو تو جاری

بتای اب کہو نہیں جسطرح سی　　مجہی معلوم ہے وہ جسطرح سی

نمک ہینگ او تولہ اور پہٹڑ پہیڑا　　منگا بازار سی نہ سب بکہیڑا

غرض رائی ہی ہے کہری ہی ہے تو　　براجواین ہی ہو اور سونٹ ہی ہو

مقرر سو جنسی کی ہی ہو کچہ چہال　　سبہوں کی لیکی تو جو کوب کر ڈال

روایت اوسکی یون کرتا ہی راوی　　کہ سب جنس دیکہو تو لینا ساوی

بہت سال وہی اور تہوڑا پانی　　　پراوسمیں لیکر جیسی چاے جہانی

اوسی پہر ایک ٹنکی میں تول بہر　　　دوائیں ڈال وہ اوسمیں ملاکر

پہر اوسکو لید میں کہوڑی کے تو گاڑ　　　پر اس ڈہب سیں کہ ہووی اوسکے آڑ

جب اوسپر گذریں یکدن پانچ رات　　　تب اوسکو یوں کہلا سنلی مری بات

بقدر یک پاؤ پہر کی ہیں دن روز　　　کہلانہ بہد دانہ ای دل افروز

اگر اسی زیادہ تو کہلادے　　　تو ساڑی کے تو کیفیت اوتہادے

بشدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا　　　ہمیشہ فایدہ کرتا ہی سارا

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو　　　دہی بدلی سرکہ ڈال دیجو

بیان میں ہضم ہونی بہت دانہ کی

مسہلہ ہضم اگر چاہی بہت ہو　　　بتاؤں اوسکی بہی ترکیب تجکو

ملدیا کر تو متہے موت میں یار　　　ولی دس سیر میں ہو ایک آنار

جو آمی ہو تو نصف اوسمیں ملدانا　　میری اسباب کو مت بہول جانا

ہمیشہ یہ ہی اسکو دی تو ای یار　　کیسے پہر مو مصالح ہی نہ درکار

دیا منگوا کی سونف یک سیر دو سیر　　نشاستہ اوسمیں سی ہوں آدہی نکر دیر

رکہہ ان دونو کو تو پہر کوٹ کر خوب　　بس اب مجہسے کہلانی کی یہی اسلوب

بعد روز چالیس اوسمیں سی ہر روز　　دیا کر دانہ کی بعد ای دل افروز

میری یک دوست کا ایجاد ہی یہہ　　بتایا تہا مجہی سو بار ہی یہہ

پہر یہہ قاعدہ قایم ہی ایک　　کہ ہی کہوڑے کی حق میں یہہ بہت نیک

ذکر مسہلہ بول کا

جو موتی دمبدم کہوڑا میری جان　　تو ہی سر دی سی یا اوسے پہچان

منگا کر سونٹہ اور رتبے برابر　　کہلا دی شبکو دانہ کی ملا کر

نہو پیدا اثر جیسے ہر سی وہ کم　　یوہیں دو چار دن تک کر تو ہہم

بیان میں مسہ دور ہونیکا

اگر ہووے کسی گھوڑے کو مسہ — علاج اوسکا مجرب ہے ہر جا
بنا کاغذ کی پولی ایک پوتی — جلا کر اوسکو دے تو اوسکو دھونے
گھڑی چار ایک ایک گھر پونیکو کس کر — بیال اس عمل کو تین دن کر

بیان میں زخم تنگ کا

پرسن رکھہ تنگ گھوڑے کا لگی کا — تو غم کی جاہ میں کچھ سوچ مت کر
بھگو پانی میں کاغذ کو نہو ننگ — رکھہ اوسکو اوسکی اوپر کھینچ در تنگ
بناؤں ایک اوسکو کب تلک کر — وہ جب ہووے اچھا تب تلک کر

بیان میں شیر دم گھوڑے کی

کوئی گر شیر دم گھوڑا ترا ہے — تو پھر تو کر مجرب یہ دوا ہے
کہا تو مانلی میرا اگر دلبر — منگا بازار سے پیاز ایک سیر

کنیز یک پاو پھر پھر اوسمیں باریک   چھڑک لون اوسپہ جو نوں کہ ہو تشکیک

پھر پھر بعد پانی جو بلدوے   تو اوسپر اوسکو لازم ہی کہلاوے

یوہیں جو آتش دن اوسکو کری تو   تو لایق ہی کہ دہیان اوسپر دہری تو

کہ کر ہی فایدہ تو اور بہی دی   وگرنہ نام اوسکا مونہہ سی مت لے

ولی گر جیکا تو مت خوف کیجو   کری گر فایدہ تو اور دیجو

نہ کیجو خوف کچہ گرمی کا زنہار   مکرر آزمایا ہی بتکرار

ایضاً

دیا کردوسرا نسخہ یہہ ای جان   منکا بارز رہیوے کبہی ہوی دہان

نکال اوسمیں سی بہو سی پتی تولی   کہردم بول مین اپنی بہگولے

کہلادو بعد دانہ کی کئے روز   کہ تا اچہا وہ ہووی ای دل افروز

اسی میں بہت ہی آزمایا   میان باقی نی تہا مجکو بتایا

جو پوچھی شبر دمکا مجہسے احوال	تو پہچان اوسکی کہہ دون بخسنے ہی حال
دیکھا شبر دم کے حق مین سم ہے	کری جو دم بہت وہ شبر دم ہے

بیان گہوڑا چڑہانی اور پہچاننا دانی گہوڑی کا

بچہونی اگر سے گہوڑی پہ گہوڑا	تو پہر کر ڈول تا لگ جاوی جوڑا
مثانی مین تو یک ما دیکی پہرتا ہہ	لگانتہو نہین ترکے روسا ہہ
یقین ہی یون کیئے دن جو کر لیکا	تو وہ گہوڑا بتیرا تہا اوتہی کا
وگر چاہی کہ تہنڈا ہووی گہوڑا	تو پانی پانی لیکر تہوڑا تہوڑا ۔
چہڑک فوطہ کی اوپر دنہین دس بار	کہ شہوت اوسکی تا ہو جاوی کم یار
بہت چہوتا ہو جس گہوڑیکا آلت	تو بیشک ہے نجابت کی علامت
یقین ہی اوسکی بچی خوب ہو نیکی	ہر یک دلکی وہی مرغوب ہو نیکی
طرف اوسکی موہنہ مت موڑیو تو	اوسے کو گہوڑیو نہیں چہوڑیو تو

اولی

براوس گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑو مت — کہ جسکی فرج لینے ہو نہایت
اصالت کا اوسیکی ہو وہی قایل — کہ جسکی فرج چھوٹی دیکھی عاقل

حقیقت مست کرنی مادیکی اور ترکیب بچہ لینکی

اگر چاہی کہ گھوڑی لادی النگ — تو اوسکا ہی بتا دون میں تجھی ڈہنگ
مسور اور مگن اوسکو دی پکاکر — تجھی ناخوش کری النگ لاکر
برابر دو تو خبر بنم سیر ہر روز — کہلا تا تین دن تک ای دل افروز
و یا بالی اوسی روٹی کہلانا — کہ ممکن اوسی ہی النگ لانا
جب النگ اوسی آخر ہونی آئی — تب اوس پر چاہی تو گھوڑا کو چھوڑ وآئی
وگرنہ ابتدا میں ای سخنور — نہیں ہونی کی گابن وہ مقرر
اگر اوسکا تجھی بچہ ہی لینا — تو وہ دو تین دن دانہ نہ دینا
ولی جب اوسکا جون جون پیٹ بڑہ جاوی — تو لازم ہی کہ دانہ کم کہلاوی

سبب یہہ ہی کہ دب جاویگا بچہ — وہاں گر ہی پڑیگا پیٹ کچا
اگر گھوڑی کوی بچی جنے آج — وہ ہی آلنگ سکے ہرگز نہ محتاج
جنے ہیں چھوڑ گھوڑا اوسے ای یار — کہ ہو جاوی مقرر وہ شکم دار
چڑاوی اوسے گھوڑا اتنے دن — نہ کہ اوسکی زیادہ بیسر کی بن
ولی نزدیک جب جنے کی آوی — تو لایق ہی کہ اوسکو گھی کھلاوے
سمجہ لینا یہہ گھی دینے لگی جو — کہ گھی ہر روز ہی یک پاو بہر ہو
اور اب تعداد اوسکی سنکی مجھسے — پلایا گھی اوسے چالیس دن دے
کہ جننا اوسکو ہووی سہل بہای — اور اوس بچی میں قوت ہووی سوای
وگر چاہی کہ ہو موقوف آلنگ — تو پھر میں جو کہوں وہ کر نہو تنگ
کئی دن ماہی بانی فرج پر مار — کہ تا آلنگ ہو موقوف ای یار

علاج بانجہ گھوڑی جلی ہوی کہ

لسکا

کسیکا گر کبھی چل جاوی کھوڑا تو زخم اوسکا بہت نا ہو تھوڑا

عرق وہ پیار کا گر اوسپہ لگوای تو بس فی الفور اوسی آرام ہو جاے

یہہ انسانکی بھی ہی دوا یار مکرر آزمایا ہمنے صد بار

بیان ہی علاج کھوڑیکی کہ داغ سفید اوپر منہہ اوسکی ہو وین

کوی کھوڑا اگر ہو پشتی جانی تو اوسکی بس دوا مجسے یہ مانی

کہ سکن کات کر پانی میں کٹ ڈال مل اوسکو ہاتسے تو خوب فی الحال

لگایا کر وہ پانی اوسپہ ہر روز تو کہتی کر آت مارا میری دل سوز

یقین ہی بس دہین ای میری یار وہ داغ اوسکی ہٹیں رہینکی زنہار

اسی اکثر ہی مینے آزمایا نہیں مطلق کبھی فرق اسمیں آیا

ہلیچ جان ہتنے پینے جوجان نر کھوڑی کو ہون

اگر چاہی ہتنے کت جای سارے عمل یہہ کر تو کتنے پر ہمارے

ملا دی تھوڑی سجی اور چونا ملا پانی پھر اوس دونو میں دونا
کئی دن پی بہ پی اوسپر اوسی دھر کہ تا وہ کاٹ کر کر دی برابر

بیان میں دور کرنی پھوڑی یعنی جربالو کی

تجھی ہووی اگر یہ بات منظور کہ گھوڑی کی کروں پھوڑی کو میں دور
تو میں تجھکو بتاؤں حکمت اید وست وہانکا وسترے سے دور کر پوست
کہ پھر سید ہی نکل آوینگی وہ بال نہیں رہنے کا پھر پھوڑی کا جنجال
ولیکن جب تلک پھوڑی ہو وہ دور لگایا کر تو اوسپر تیل سیندور

بیان دور کرنی پھوڑی عقرب اور ستارہ کا

کبھی جو میں تیری یہ بات گر آئی کہ عقرب اور ستارا دور ہو جائی
تو اوسکو بھی وہیں تو کاٹ لیجو خدا کی واسطی یہ کام کیجو
لگا دینا پھر اوسپر خشک ہلدی کہ تا نکلیں وہانکی بال جلدی

یعنی

یقین ہی وہ نکل بکلیں بال ہمرنگ　　که ہووی پہر تو اونکو دیگر رنگ

بیان ہیں دور کرنی پشتک اور چکاول کی

کسیکی ہووی پشتک یا چکاول　　تو مونڈ اوس کی تو بالوں کو اول

پہر اوسکی بعد دی پچھنی سہ گہری　　کہ خون ایسا ہو جاوی موں بہری

بہت سی پہر منگا جڑ آک کی دوست　　او تار اوس جڑ کی اوپر سی تو پوست

اوسی اول تو رکہہ پانی کی اندر　　که تا پانی کی اندر وہ رہی تر

بقدر احتیاج اوسمیں سی لی یار　　اوسی کر کوٹ کر باریک تیار

لگا پہر بول میں انسانکی اوسکو　　لگا پچھنوں کی اوپر پہر اوسی تو

منڈہا کر اوسپر اوسکو رات اور دن　　یوہیں کر سات دن تک تو رگن گن

جو سوجہی پاون کہوڑیکا نہایت　　تو کہہ زنہار تو گہبرائیو مت

منگا کر ٹہیکری کو پیس کر چھان　　ملا مسکی میں اوسکو ای میری جان

لگایا کر اوسی لوسجائی ہر روز کہ تا ہو جائی اچھا ایدل افروز

وپاشیئے کا ایک ہوتا کرا ڈال کہ اوسکی بوجہہ سی وہ ہووی پامال

مگر رہی ہی یہ نسخہ آزمائی اسی خاطر تجھی میں نے بتائی

بیچ ذکر علاج بتی کے

اگر او چیلی سی کہوڑیکو بتی تو ہر جس بیجلی ہی ہووی جسے

اوسی ملکر اوسی کر ٹہی کہلادے کہ تا بتی کو وہ بالکل مٹادی

نہیں وزن اوسکا کچہ سنی می آیا اسی خاطر نہیں تجکو بتایا

ایضاً

دیا پالی کبیرہ اور لی کالی مرچان بہت کوٹ اوسکو تا ہوئی نرم جان

کہلا دینا یہ دو نوں ہی بدستور کہ ہو جاوی خلل بتی کا سب دور

ولیکن گر نو ضرورت ہے یہ دینا تو آدہی پاداون گر نو کو لینا

پانی

بیان میں علاج باچھہ پکنے کا

کسی کے ہونٹ پکی جاویں باچھہ اک بیک　　اور اوسکی دکھ دوا سی جاوی تو اے نیک

تو رکھہ کپڑے نکی کدی اوسپہ کتر کر　　ولیکن خوب اوسی پانی میں تر کر

نہو جب تک وہ اچھا یونہی کرنا　　ہمیشہ گدی اوسپر تر ہی دہرنا

ہیچ بیان راتب دینی حلوای ادرک کا موسم میں جاڑی کی فایدہ بخشی

منگا بازار سی کہیں ڈیڑھ سی آثار　　اور اتنی ہی تو ہلدی لے بسیار

منگا ادرک بہی اوتنی کو تو یک بیک　　کر اوتنی ہی تو میتھی پیس کر ٹھیک

تحفہ کر دی کہیں تو یک بابسن میں جلدی　　پنہے تا خوب اول سب سی ہلدی

پہر اوسمیں میتھی اور ادرک کو تو ڈال　　دل انکو بہت مت کیجیو لال

ملا پہر پانچ سیر اوسمیں مٹھای　　او لیکے تک دو دو دس سیر اوسمیں ڈالی

او تہا رکھہ سب یہہ حلوا سا بناکر　　دیا کر بابو پہر پانی ملا کر

بترابہ رفتہ رفتہ سیر بہر تک | کہ ہی اکثر یہی حوائی ادرک
بناتا پہر یونہیں جب ہو چکی بار | نہیں اب کچھ سکھانا تجکو درکار
جو سارنگ چاری تو یونہیں کہلاوے | تو گہوڑا تجکو یک عالم دکہاوے
قسم ہی کہ عجائبات ہی یہ نسخہ | غرض یہ ہی غرائب یہ نسخہ
کبھی بیمار جو گہوڑا اک تہا | تو منے یہ ہی کے دن تک دیا تہا

ترکیب دینے کی گہوڑے کو عوض دانہ کے

اگر چاہی کہ گہوڑے کو دی گہیر | تو کر تو گہیر دینے کے یہہ تدبیر
مہیلہ موت کا یکواکی ملوا | پہر اوسکو دودکی اندر تو ملوا۔
ملا کر اوسمین پہر جلدی تپاوے | کہ بار آنچ پر رکھ میری بہاوے
پکی جب خوب تب اوسکو چبانا | عوض دانہ کی اوسکو ہی کہلانا
جو تہوڑا ہی تو اتنا کام کیجو | کہ بس اوسکو فقط پانی ہی دیجو

بیان بیماری بدنام کے

ل

کسی کھوڑیکو کر ہو جاوی بدنام ‌ ‌ ‌ تو پھر ہی جو کہوں کر تو وہی کام

که سنجنے کی تولی ہے بہت پہر چھال ‌ ‌ ‌ اوسی پس کوٹ کر ماریک کر ڈال

منکا نصف اوسی مرچیں سرخ لیجانی ‌ ‌ ‌ اونہی ہی کوٹ کر لی کہر ڈہان

بہم اون دونو چیزونکو ملدوے ‌ ‌ ‌ ملا کر پھر ہمیشہ ہی کہلادے

کہلا او تنا سحر او تنا ہی تا شام ‌ ‌ ‌ دلی تب تک کہ جب تک ہووی آرام

مجھی یک مہرن نی تھا بتایا ‌ ‌ ‌ یہہ نسخہ اونہو نکا آزمایا

اگر بدنام مادہ ہووی یا نر ‌ ‌ ‌ دوا اوس مرضکی ہی یہی کر

جو نر ہی تو وہ ہوتا ہی اکاڑ ‌ ‌ ‌ جو مادہ ہی تو ہوتی ہی بچہار

یقین ہی اس سی برسانی ہی ہو دور ‌ ‌ ‌ کہلادی تو اگر اوسکو بدستور

بیان ہی لہو بند کرنی زخم کا

نہو گر زخم سی کھوڑی کا خون بند ‌ ‌ ‌ تو پھر میرا کہا مان ای خردمند

تو اسبر باندہ ایک لکڑ یکا جالا   کہ ہووی بند اگر ہو خونکا نالا

ایضاً

دیا اوسبر سہاگہ پیس کر ڈال   کہ ہو جاوی لہو بند اوسکا فی الحال

یہی انسان کی ہی ہی دوا یار   یہہ سمجا دیتا ہون تجکو تکرار

خاتمہ کتاب کا

مجہی کہتے ہیں جو جو بات منظور   کہا اوس اوسکو میں ہووی مسرور

کیا ہے مختصر اسکو سبب ذات   کہ تا ہو لکہتے پڑہتی میں نہ دقت

جو دیکہی غور سی تو ای خردمند   تو دریا کو کیا کوزہ میں ہی بند

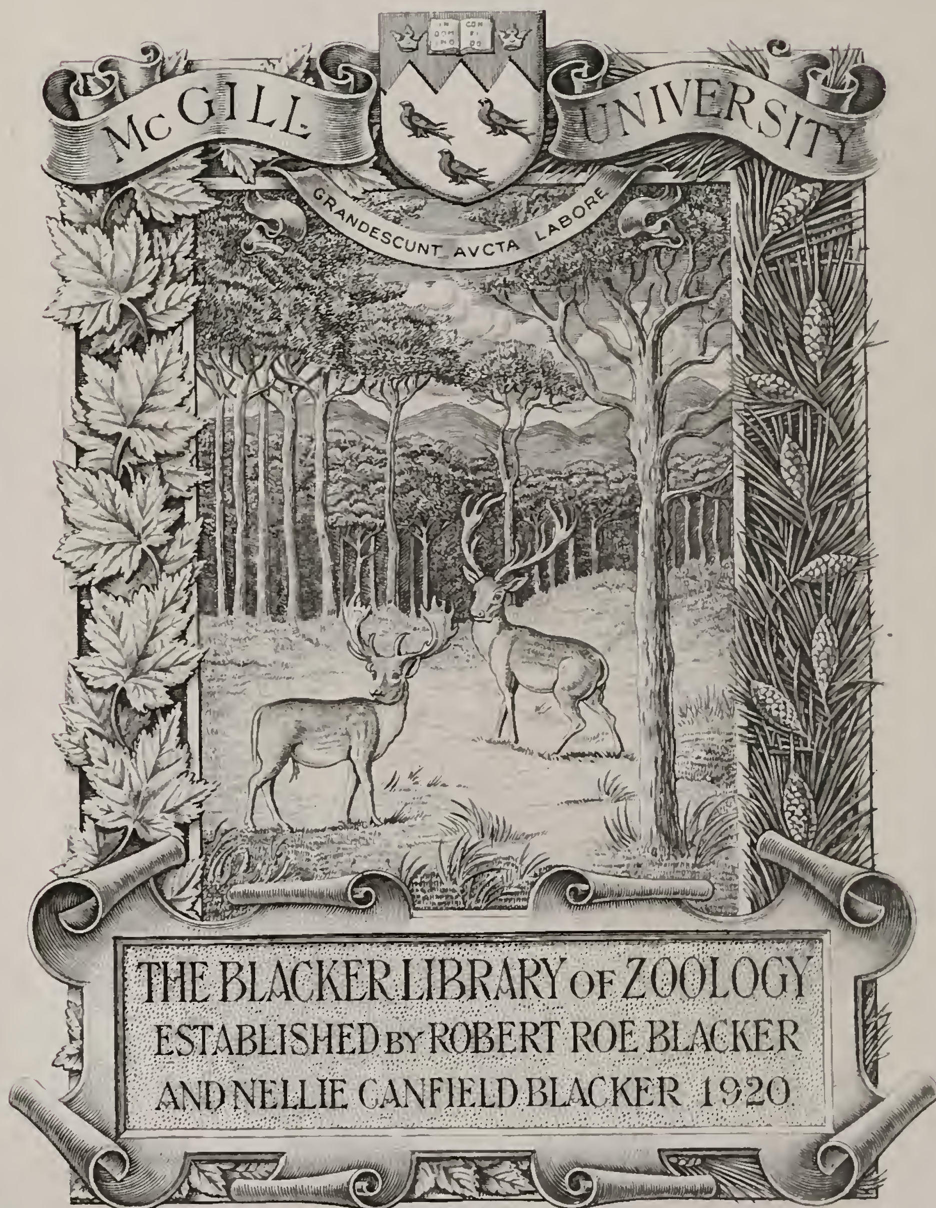
تمت تمام شد کتاب طب اسپان

مرچ سیاه	ادرک	سونف	نمک سیاه	نمک سفید	شراب
۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲

این ہمہ اجزا را اندرون عرق انداختہ بالای دیگدان داشتہ جوش داده بیل اردست

ما لیں بخوراند   المجموعہ   کالی مرچ   ہینگ

May 31/30 annotated


McGILL UNIVERSITY
GRANDESCUNT AVCTA LABORE
THE BLACKER LIBRARY OF ZOOLOGY
ESTABLISHED BY ROBERT ROE BLACKER
AND NELLIE CANFIELD BLACKER 1920

